يَدُ اللهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ ترمذی لَا جَمَاعَةَ إِلَّا بِإِمَارَةٍ دارمی

جماعت اہل حدیث کا خصوصی ترجمان

روزہ ہفت تنظیم اہل حدیث لاہور

بانی: حافظ محمد عبداللہ روپڑی رحمہ اللہ

بیاد: حافظ عبدالقادر روپڑی رحمہ اللہ

حافظ محمد جاوید روپڑی رحمہ اللہ

نگران اعلیٰ: صاحبزادہ حافظ عارف سلمان روپڑی

مدیر اعلیٰ: حافظ عبدالغفار روپڑی

جلد 58 | شمارہ 33 | جمعۃ المبارک 22تا28 اگست 2014ء | فون 042-37656730 | فیکس 042-37659847

عبادت

بحیثیت اشرف المخلوقات ہمیں سوچنا چاہیے کہ ہمارے تخلیق کا بنیادی مقصد کیا ہے؟ ہماری زندگی کا ہدف کیا ہے؟ جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ''اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔'' یاد رہے عبادت میں اخلاص کا ہونا لازمی ہے اور بندۂ مومن کی یہ صفت ہے کہ اُس کا ہر عمل کتاب وسنت کے مطابق اور اخلاص سے مزین ہوتا ہے۔ وہ اللہ پر ہی توکل وبھروسہ کرتا ہے جس کا اقرار وہ نماز کی ہر رکعت میں کرتے ہوئے کہتا ہے کہ: إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ''ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں'' (الفاتحہ)

بندۂ مومن کے قول وفعل میں تضاد نہیں ہوتا۔ لیکن اس کے برعکس یہ انتہائی نامعقول بات ہے کہ ہم زبان سے تو اقرار کریں کہ یا اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں لیکن عملی طور پر اس کی بندگی نہ کریں بلکہ غیر اللہ کے سامنے عاجزی وانکساری کا اظہار کریں، گدی نشینوں کو مدد کے لیے پکاریں، قبر پرستوں کو اپنی اُمیدوں کا مرکز بنائیں، مزاروں، درگاہوں پر نذر ونیاز پیش کریں یہ تمام تر امور عبادات الٰہی کے منافی ہیں اور اللہ کے ساتھ کیے ہوئے وعدے ''ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں'' کی سراسر خلاف ورزی ہے۔

والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا، رشتہ داروں سے خوشگوار تعلقات قائم رکھنا، بیوی بچوں کے حقوق ادا کرنا، ہر مسلمان سے خندۂ پیشانی سے ملنا، معاشرے میں تمام افراد کے ساتھ حسن خلق سے پیش آنا، اچھی وپاکیزہ گفتگو کرنا، کاروباری معاملات میں جھوٹ، دھوکہ، فراڈ اور خیانت سے بچنا بھی عبادات ہیں۔ یہ تمام معاملات اس وقت ہی درست ہو سکتے ہیں جب انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی عبادت وریاضت کا جذبہ اور تقویٰ موجود ہوگا۔

www.jaamia.com weekly.tanzeem@gmail.com

درس حدیث

حافظ عبدالوحید روپڑی (سرپرست جماعت اہلحدیث)

حصول امن کے سنہری اصول بزبان رسول مقبول

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ فَقَالَ تَقْوَى اللهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَسُئِلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ فَقَالَ اَلْفَمُ وَالْفَرْجُ ''سیدنا ابوہریرہؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ لوگوں کی اکثریت جنت میں کس طرح داخل ہوگی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تقویٰ اختیار کرنے اور حسن سلوک کو اپنانے کی بنا پر، پھر آپ سے سوال کیا گیا کہ لوگوں کی اکثریت جہنم میں کن اشیاء کی بنا پر جائے گی تو آپ ﷺ نے فرمایا: منہ اور شرم گاہ کی وجہ سے۔'' (ابن ماجہ باب ذکر الذنوب ص 703 رقم الحدیث: 4246، الموسوعۃ الحدیثیۃ مسند امام احمد ج 13 ص 287 رقم الحدیث: 7907)

رسول اکرم ﷺ نے جنت میں لوگوں کی اکثریت کا سبب دو چیزیں بتلائی ہیں تقویٰ اور حسن خلق۔ حقیقت میں اگر ان چیزوں کو اپنالیا جائے تو انسان اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کبھی بھی نہیں کرتا اور نہ ہی اس سے ایسا کوئی فعل سرزد ہوتا ہے جس سے مخلوق الٰہی کو تکلیف اور پریشانی ہو۔ اسی طرح آپ ﷺ نے لوگوں کی اکثریت کا جہنم میں داخل ہونے کا سبب بیان کرتے ہوئے بھی دو چیزیں منہ یعنی زبان کا بے لگام ہونا اور شرم گاہ کی حفاظت نہ کرنا بتائی ہیں۔ اگر ہم اپنے معاشرے کا جائزہ لیں تو جرائم کا سب سے بڑا سبب زبان اور شرم گاہ کی حفاظت نہ کرنا ہے۔ حالات چاہے جیسے بھی ہوں ہر دور میں انہیں اشیاء کی وجہ سے جرائم جنم لیتے رہے اور رفتہ رفتہ وہ معاشرے کا ناسور بنتے چلے گئے۔ سیدنا معاویہ بن حیدہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے ستروں کے متعلق دریافت کیا کہ کس سے ہم اپنے ستر کو چھپائیں اور کس سے نہ چھپائیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اِحْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ. اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو صرف بیوی اور لونڈی سے اجازت ہے میں نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! جب لوگ ملے جلے بیٹھے ہوں آپ نے فرمایا کہ جہاں تک ہو سکے کوئی تیرا ستر نہ دیکھ سکے۔ میں نے گزارش کی کہ اے اللہ کے رسول! ہم میں سے جب کوئی اکیلا ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اَللهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَى مِنْهُ مِنَ النَّاسِ. لوگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حق دار ہے کہ اس سے حیا کی جائے (ابوداؤد کتاب الحمام باب التعری ص 719 رقم الحدیث: 4017، ترمذی ابواب الادب باب ماجاء فی حفظ العورۃ جز 8 ص 325 رقم الحدیث: 2796)

شرم گاہ کی حفاظت کا اس قدر سختی سے حکم دیا گیا ہے کہ تنہائی میں بھی انسان کا ننگا ہو کر بیٹھنا جائز نہیں۔ کیونکہ اس طرح کرنے سے انسان کے دل میں حیا ختم ہوتا چلا جاتا ہے بالآخر انسان حیا جیسی نعمت عظمیٰ سے محروم ہو جاتا ہے جبکہ شیطان جو کہ انسان کا ازلی دشمن ہے وہ بھی چاہتا ہے کہ انسان کو حیا سے محروم کر دیا جائے کیونکہ حیا کے ہوتے ہوئے ابلیس اپنے مذموم مقاصد اور ارادہ میں کامیاب نہیں ہو سکتا، اسی لیے حیا کو ایمان کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔

جماعت اہلحدیث کی خصوصی ترجمان
ہفت روزہ تنظیمِ اہلِ حدیث لاہور

مدیر انتظامی
حافظ عبدالوہاب روپڑی
فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ

اداریہ

پروفیسر میاں عبدالمجید

طاہر القادری کے دس نکات اور اسلام

اسلام آباد میں طاہر القادری اور عمران خان کے دھرنے جاری ہیں۔ دونوں کے مطالبات مختلف ہیں لیکن دھرنے کے لیے ایک ہی جگہ کا انتخاب کیا ہے۔ عمران خان کا مطالبہ ہے کہ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف مستعفی ہوں، اسمبلیاں تحلیل کردی جائیں اور دوبارہ الیکشن کرایا جائے۔ صحافتی حلقوں کے بار بار استفسار کے باوجود وہ آئندہ الیکشن کا طریقہ کار بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ ملک کی اعلیٰ عدالتوں پر انھیں اعتبار نہیں، دوبارہ الیکشن کے لیے آسمانوں سے تو عملہ نہیں آئے گا وہ کیسے دوبارہ الیکشن کروائیں گے۔

ادھر شیخ الاسلام ہیں وہ پورا انظام ہی ختم کرنا چاہتے ہیں یعنی حکومت، ادارے ختم، جمہوری نظام ختم، الیکشن ختم، بس ایک حکومت بنائی جائے جو بے رحم احتساب کرے۔ وزیر اعظم، وزیر اعلیٰ جیل بھیج دیے جائیں، ان کے نام ای سی ایل میں ڈال دیے جائیں۔ قومی حکومت کون بنائے گا، سارا جمہوری نظام ختم کے آئندہ کون سا نظام اپنایا جائے؟ وہ نہیں بتاتے۔ ان کا مطالبہ ہے کہ اشیائے صرف غریب لوگوں کو نصف قیمت پر مہیا کی جائیں مگر یہ نہیں بتاتے کہ غریب کا معیار کیا ہے؟ یعنی کن لوگوں کو نصف قیمت پر اشیاء مہیا کی جائیں؟ باقی آدھی رقم دکانداروں کے کھاتے میں ڈالی جائے یا کون سا ادارہ مہیا کرے حضرت خاموش ہیں؟

دونوں کے دھرنے الگ الگ ہیں، مطالبات الگ الگ ہیں اور مجمعے بھی الگ الگ ہیں۔ البتہ ایک چیز مشترک ہے کہ دونوں احتجاجی حضرات نے نوجوان لڑکیوں کا جم غفیر نہ معلوم کہاں سے اکٹھا کیا ہے۔ طاہر علی قادری کے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں نے جب لاہور سے بسوں، ویگنوں میں اکٹھے سفر کیا تو اخباری اطلاعات کے مطابق یہ سفر انتہائی شرمناک تھا۔ دونوں کیمپوں یعنی آزادی مارچ میں بھی اور انقلابی مارچ میں بھی نوجوان لڑکیوں کے بھنگڑے، ناچتے بھرکتے جسم دیکھ کر مردوں کو بھی حیا آجاتی ہے۔ جبکہ عمران خان کے کیمپ میں تو یہ بے حیائی اتنے عروج پر ہے کہ ٹی وی دیکھنے والے یہی تبصرہ کرتے ہیں کہ تھیٹر میں رقم خرچ کرکے مجرا دیکھنے کی بجائے عمران خان کا دھرنا دیکھنا بہتر ہے۔

قادری صاحب کی حکومت کو دی گئی ڈیڈ لائن سوموار کی رات 12 بجے ختم ہوگئی ہے۔ اب انھوں نے مزید مہلت حاصل کرنے کے لیے منگل شام 5 بجے مشائخ عظام کو دعوت دی ہے کہ آئندہ کا لائحہ وہ عمل

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: حافظ عبدالغفار روپڑی
مدیر: پروفیسر میاں عبدالمجید
مدیر انتظامی: حافظ عبدالوہاب روپڑی
معاون مدیر: حافظ عبدالجبار مدنی
منیجر: حافظ عبدالظاہر عاقب
0300-8001913
Abdulzahir143@yahoo.com
کمپوزنگ: وقار عظیم بھٹی 0300-4184081

فہرست

درس حدیث 1
اداریہ 2
الاستفتاء 4
تفسیر سورۃ الاعراف 6
قرآن وسنت 9
توحید اور اس کی عظمت 13

زرتعاون

فی پرچہ ..... 10 روپے
سالانہ ... 500 روپے
بیرون ممالک 200 ریال (امریکی 50 ڈالر)

مقام اشاعت

ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" رحمن گلی نمبر 5 چوک دالگراں لاہور 54000

تجویز کریں۔ اب پتہ نہیں کہ شیخ الاسلام کا اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے؟ ادھر عمران خان نے ملک کی قومی اسمبلی، تین صوبائی اسمبلیوں سے اپنے اراکین کے مستعفی ہونے کا اعلان کردیا ہے۔ عوام کو سول نافرمانی کی دعوت دی ہے اور شام 6 بجے جلوس کی قیادت کرتے ہوئے ریڈزون کی طرف جانے کا اعلان کیا ہے۔ مقصد دونوں کا ملک میں افراتفری پیدا کرنا، ملکی حالات خراب کرنا، ملکی معیشت کو تباہ کرنا اور فوج کو اقتدار سنبھالنے کی دعوت دینا ہے۔ ملک کی اعلیٰ عدالتیں ان کے مطالبات کو غیر آئینی اور یہ مارچ غیر قانونی قرار دے چکی ہیں۔ ملک بھر کے تاجروں نے سول نافرمانی کی تحریک کو مسترد کردیا ہے۔ عوام میں بھی یہ مطالبہ پذیرائی حاصل نہیں کرسکا۔ دونوں کے سیاسی مضمرات پس پردہ ڈوریاں ہلانے والوں، ملک دشمنی پر مبنی انداز تصادم، تخاطب اور حیاباختہ مناظر سے قطع نظر۔ میں طاہر القادری کے دس نکات کے بارے میں معروضات پیش کروں گا۔

یہ حضرت پہلے مولوی تھے پھر مولانا بنے اس کے بعد علامہ ہوگئے، پھر نہ جانے کب اور کیسے ڈاکٹر بن گئے اور گذشتہ سال تشریف لائے تو شیخ الاسلام بن چکے تھے۔ یہ تمام ڈگریاں مسلمانوں کے عالم اور ماہر شریعت اسلامیہ سے متعلق ہیں یعنی اس مقام تک پہنچنے کے لیے انھوں نے علوم شریعہ کو بطور سیڑھی استعمال کیا ہے اور پاکستان بنا بھی اسلامی نظریہ حیات کے عملی نفاذ کے لیے ہے یعنی قیام پاکستان اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے ہی معرض وجود میں آیا ہے۔

طاہر القادری نے اپنے انقلاب کے دس نکات بیان کیے ہیں، ذرا موٹے شیشے کی عینک لگا کر ان دس نکات میں ڈھونڈو کہیں اسلامی نظام کے نفاذ کا ذکر بھی ہے؟ شریف برادران کی برطرفی سے لے کر گرفتاری، اشیائے ضروریہ کی ارزانی اور بالخصوص اقلیتوں کا تحفظ ان دس نکات کا مرکز ومحور ہیں۔ حضرت اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ آئین پاکستان میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ ان کی عزت وآبرو، جان ومال کی حفاظت، حق رائے دہی، اعلیٰ ملازمتوں تک رسائی، غرضیکہ بنیادی انسانی حقوق کے اعتبار سے انھیں مسلمان شہریوں کے برابر حقوق حاصل ہیں۔ قادری صاحب انھیں مزید کون سے حقوق دلانا چاہتے ہیں۔؟ امریکہ اور یورپ کی طرف سے اقلیتوں کے حقوق کی آواز پاکستان میں اس وقت اٹھائی جاتی ہے جب کوئی بد باطن عیسائی پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفی ﷺ کی ذات گرامی کے بارے میں بیہودہ اشارے پر گستاخی کا مرتکب ہوتا ہے۔

مغرب حکومت پاکستان سے بارہا مطالبہ کرچکا ہے کہ عصمت انبیاء کے تحفظ کا قانون ختم کیا جائے۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ جب یہ قانون ختم ہوجائے گا تو پیغمبر اسلام کی شان اقدس میں گستاخی اور اسلام کا مذاق اڑانے میں کوئی امر مانع نہیں ہوگا۔ قبل ازیں محترمہ بے نظیر بھٹو کے دور حکومت میں دو عیسائیوں نے شان نبوت میں گستاخی کی، جنھوں نے سیشن کورٹ اور ہائی کورٹ سے سزائے موت سنائے جانے کے بعد سپریم کورٹ میں اپیل دائر کردی، محترمہ نے چیف جسٹس کو سفارش کر کے رات کے وقت عدالت لگوائی اور ان مجرموں کی ضمانتیں منظور کروا کر حکومت پاکستان کے خرچے پر سپیشل طیارے میں راتوں رات انھیں جرمنی پہنچادیا اور نہ صرف دینی حلقوں بلکہ سنجیدہ پاکستانی سول سوسائٹی کی طرف سے تائید ملتی لیکن انھوں نے تو دس نکات پیش کر کے اپنا پورا ایجنڈا طشت ازبام کردیا کہ وہ تو نوجوان لڑکوں، لڑکیوں کا غول لے کر اسلام آباد فتح کرنے چلے ہیں اور یہ کہ وہ نہ پاکستان کے آئین کو مانتے ہیں اور نہ نظام کو مانتے ہیں اور اسلام کا ان نکات میں کوئی تذکرہ نہیں ہے۔

ایک عالم دین ہونے کے ناطے ہم ان کی خدمت میں گزارش کرنا اپنا فریضہ سمجھتے ہیں کہ اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ یہود ونصاریٰ والا فعرہ پاکستان میں نہ لگائیں اور یہ ملک اسلام کے نام پر بنا ہے۔ 1973ء کا جو آئین ہے اس کے مطابق اسلام کو عملی طور پر نافذ کرنے کی جدوجہد کریں۔ عمران خان سے بھی گزارش ہے کہ وطن عزیز میں یہ روایت قائم نہ کریں کہ جس پارٹی کا دل چاہے آٹھ دس ہزار لڑکے لڑکیوں کا مجمع لے کر اسلام آباد پہنچ جائیں اور حکومت گرانے کا مطالبہ کرے۔ نیز آپ کی اسٹیج پر وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا اور دیگر آپ کے رہنماؤں کا بھنگڑا جبکہ صوبے میں بارش کی وجہ سے انیس اموات ہوچکی تھیں، کسی نے بھی پسند نہیں کیا کہ نوجوان لڑکیوں کے ننگے بازو، ننگے سینے اور فحش ڈانس سے وقتی طور پر ہوسکتا ہے کہ نوجوان لڑکے راغب ہوکر آپ کے مجمع میں اضافے کا سبب بنے ہوں لیکن پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اس عمل سے آپ نے کچھ کھویا ہے کچھ پایا نہیں۔ وطن عزیز میں پہلی بار کسی سیاسی جماعت کے جلسے میں ایسا ہوا ہے۔ مسلمانوں کی دل آزاری سے آپ کس کو خوش کرنا چاہتے ہیں؟ کیا ان دونوں انقلابات کی ڈوریاں کہیں اور سے تو نہیں ہلائی جارہیں؟

□□□

الاستفتاء

حافظ عبدالوہاب روپڑی

نماز فجر کی سنتوں کے بعد تحیۃ المسجد، تحیۃ الوضوء اور دائیں طرف لیٹنے کا حکم؟

سوال: تحیۃ المسجد اور تحیۃ الوضوء، کی احادیث میں بڑی فضیلت آئی ہے۔ کیا نماز فجر کی سنتوں کے علاوہ یہ دونوں نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں؟

الجواب بعون الوھاب:

سیدنا عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ. طلوع فجر کے بعد فجر کی سنتوں کے علاوہ کوئی نفلی نماز نہیں۔ (تحفۃ الاحوذی کتاب الصلاۃ باب ماجاء لا صلاۃ بعد طلوع الفجر الا رکعتین ج 1 ص 713 رقم الحدیث: 419)

مولانا عبدالرحمن محدث مبارکپوریؒ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: قُلْتُ الرَّاجِحُ عِنْدِي هُوَ قَوْلُ مَنْ قَالَ بِالْكَرَاهَةِ لِدَلَالَةِ أَحَادِيثِ الْبَابِ عَلَيْهِ صَرَاحَةً "میرے نزدیک راجح یہ ہے کہ طلوع فجر کے بعد سوائے فجر کی دو سنتوں کے دوسری نماز مکروہ ہے کیونکہ اس باب کی روایات اس بات پر صریح دلالت کرتی ہیں" (تحفۃ الاحوذی کتاب الصلاۃ باب ماجاء لا صلاۃ بعد طلوع الفجر الا رکعتین ج 1 ص 713 رقم الحدیث: 419) اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "تم میں سے جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو وہ بیٹھنے سے قبل دو رکعت نماز ادا کرے" (بخاری بشرح الکرمانی کتاب الصلاۃ باب اذا دخل المسجد فلیرکع رکعتین ج 4 ص 94 رقم الحدیث: 444)

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے، میں بھی جا کر بیٹھ گیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تجھے بیٹھنے سے پہلے کس چیز نے دو رکعت نماز پڑھنے سے روکا ہے؟ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں نے آپ کو لوگوں کے درمیان بیٹھا ہوا پایا تو میں بھی بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو تو وہ دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھے۔" (مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب استحباب تحیۃ المسجد ج 3 جز 5 ص 185 رقم الحدیث: 714)

بظاہر ان دونوں روایتوں میں تعارض ہے لیکن حقیقت میں کوئی تعارض نہیں۔ ان روایات کی تطبیق اس طرح ہوگی کہ جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو وہ تحیۃ المسجد ادا کرکے بیٹھے لیکن طلوع فجر کے بعد فجر کی سنتوں کے علاوہ اور کوئی نفلی نماز نہ پڑھے جیسا کہ محدث مبارکپوریؒ نے صراحت فرمائی ہے کہ راجح یہی ہے کہ طلوع فجر کے بعد فجر کی دو سنتوں کے علاوہ اور کوئی نوافل نہ پڑھے جائیں۔ اسی ضمن میں مجتہد العصر حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کی روایت نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ پو پھٹنے (طلوع فجر) کے بعد تحیۃ المسجد درست نہیں۔ (فتاوی اہلحدیث ج 1 ص 417)

جماعت کے معروف عالم دین مفتی عبیداللہ خاں عفیف رقمطراز ہیں کہ اس مسئلہ میں سلف کا اختلاف ہے جیسا کہ امام ابن منذر اور دوسرے اہل علم نے لکھا ہے: اذان فجر کے بعد وتر پڑھ سکتا ہے اور امام محمد بن نصر مروزی نے اس مسئلہ پر تفصیلی بحث کی ہے مگر راجح مذہب یہ ہے کہ فجر کی اذان کے بعد سوائے فجر کی سنتوں کے تحیۃ المسجد اور تحیۃ الوضوء اور دوسری نفلی نماز جائز نہیں۔ (فتاوی محمدیہ کتاب الصلوٰۃ ص 373)

صورت مسئولہ میں طلوع فجر کے بعد صرف فجر کی سنت ادا کی جائیں ان کے علاوہ کوئی بھی نفلی نماز ادا نہیں کی جاسکتی۔

سوال: فجر کی سنتیں ادا کر کے دائیں طرف لیٹنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

الجواب بعون الوهاب:

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب فجر کی دو رکعتیں پڑھ لیتے اِضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ تو اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے۔ (بخاری بشرح الکرمانی کتاب الاذان باب من انتظر الاقامۃ ج5 ص24 رقم الحدیث:626)

اسی طرح سیدنا ابوہریرہؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى يَمِينِهِ جب تم میں سے کوئی فجر کی دو رکعتیں پڑھے تو اپنے دائیں پہلو پر لیٹے۔ (ترمذی کتاب الصلاۃ باب ماجاء فی الاضطجاع بعد رکعتی الفجر ج2 ص413 رقم الحدیث:418) مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ نماز فجر کی دو سنتیں ادا کرنے کے بعد لیٹنا نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے۔

فجر کی دو رکعتیں پڑھ کر دائیں طرف لیٹنے کے متعلق علمائے کرام کے مختلف اقوال ہیں۔ محدث مبارکپوریؒ فرماتے ہیں: الاول انه مشروع على سبيل الاستحباب كما حكاه الترمذي عن بعض اهل العلم فجر کی سنتیں ادا کرنے کے بعد لیٹنا مستحب ہے۔ جس طرح امام ترمذیؒ نے بعض اہل علم سے بیان کیا ہے جیسا کہ سیدنا ابوموسیٰ اشعریؓ، سیدنا انسؓ، سیدنا ابوہریرہؓ اور رافع بن خدیجؓ بھی اسی پر عمل پیرا تھے۔

حافظ ابن قیمؒ زاد المعاد میں فرماتے ہیں کہ ابوموسیٰ اشعریؓ، سیدنا انس بن مالکؓ اور رافع بن خدیجؓ خود بھی فجر کی سنتوں کے بعد لیٹتے اور لوگوں کو بھی ایسا کرنے کا حکم دیتے تھے اور حافظ ابن حزمؒ اس طرح لیٹنے کو واجب قرار دیتے ہیں اور امام شافعیؒ کے نزدیک یہ سنت ہے لیکن ابن مسعودؓ اور ابن عمرؓ کے نزدیک یہ بدعت اور مکروہ ہے۔ (تحفۃ الاحوذی ابواب الصلاۃ باب ماجاء فی الاضطجاع بعد رکعتی الفجر ج1 ص715)

احادیث مذکورہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ فجر کی سنتوں کے بعد دائیں جانب لیٹنا سنت ہے جو کہ آج مفقود ہو چکی ہے۔ اسے زندہ کرنے کے لیے ہر کلمہ گو انسان کو ممکنہ کوشش کرنی چاہیے۔ فقط

بقیہ: دنیا امریکہ سے نفرت کیوں کرتی ہے؟

آج بھی اقوام متحدہ میں کشمیر کی قراردادیں پڑی ہوئی ہیں لیکن اس کی طرف کوئی توجہ ہی نہیں دی جا رہی۔ پھر بھی امریکی پوچھتے ہیں کہ "دنیا امریکہ سے نفرت کیوں کرتی ہے؟" برما کے اندر بدھ متوں نے نہتے اور کمزور مسلمانوں کو زندہ جلا دیا لیکن اقوام متحدہ کے کان پر جوں تک نہ رینگی، ہندوستان کے اندر مسلمانوں کو ذبح کیا جا رہا ہے لیکن ہر طرف خاموشی ہے، پھر بھی امریکی پوچھتے ہیں کہ "دنیا امریکہ سے نفرت کیوں کرتی ہے؟"

پاکستان میں امریکی ایجنٹ ریمنڈ ڈیوس بے گناہ پاکستانیوں کا سرعام قتل کرتا ہے۔ عافیہ صدیقی کو 86 سال کی قید سنائی جاتی ہے، پاکستان کے اندر ایبٹ آباد میں آپریشن کیا جاتا ہے۔ پاکستان کے گلی کوچوں میں بم دھماکے کروا کر وطن کے بیٹے کو زخمی کیا جاتا ہے۔ مساجد و مدارس پر بمباری کر کے مسلمانوں کے جسموں کے ٹکڑے اڑائے جاتے ہیں، پاکستان کو توڑنے کے منصوبے اور نقشے جاری کیے جاتے ہیں۔

افغانستان کی سرزمین سے سلالہ چیک پوسٹ پر حملہ کر کے ہمارے نوجوانوں کو شہید کیا گیا۔ انڈیا کو پاکستان پر حملہ کرنے کے لیے اکسایا جاتا رہا۔ نبی رحمت ﷺ کی شان اقدس کو پامال کرتے ہوئے ان کے کارٹون شائع ہوتے رہے اور توہین آمیز فلم ریلیز کر کے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی جاتی ہے، پھر بھی امریکی پوچھتے ہیں کہ "دنیا امریکہ سے نفرت کیوں کرتی ہے؟" آج اسرائیل فلسطین کے مجبور و مقہور مسلمانوں پر بمباری کر کے ان کی نسل کشی کر رہا ہے اور امریکہ اپنی فوج اور 285 ملین ڈالر امداد اسرائیل کے لیے جاری کرتا ہے، بجائے اسکے کہ یہ اسرائیل کو لگام دے، انڈیا کے اندر جان کیری کو بھیج کر دنیا کی توجہ اسرائیل کے مظالم سے تقسیم کرنے کے لیے ممبئی حملوں کا ڈھونگ رچاتا ہے۔

حماس جو کہ 90 فیصد ووٹ لے کر برسر اقتدار آئی تھی مگر امریکہ نے پوری یونین اور کاسہ لیس عربوں کو ساتھ ملا کر ان کی حکومت نہ چلنے دی۔ امریکہ جمہوریت کو مانتا ہے نہ مزاحمت کو، پھر بھی امریکی باشندے پوچھتے ہیں کہ:

"دنیا امریکہ سے نفرت کیوں کرتی ہے؟"

صلہ رحمی سے رزق میں فراخی اور عمر دراز ہوتی ہے (بخاری و مسلم)

تفسیر سورۃ الاعراف

حافظ عبدالوہاب روپڑی (فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ)

(قسط نمبر 13)

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اُولٰٓىِٕكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝ قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِى النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ؕ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝ ''بھلا اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوسکتا ہے جو اللہ کے ذمے جھوٹ لگادے یا اس کی آیات کو جھٹلا دے، ایسے لوگوں کو ان کا وہ حصہ تو (دنیا میں) ملے گا ہی جو ان کے نصیب میں ہے، یہاں تک کہ جب ان کی روحیں قبض کرنے کے لیے ہمارے فرشتے ان کے پاس آئیں گے تو ان سے پوچھیں گے کہ تمھارے وہ (جھوٹے معبود) کہاں ہیں؟ جنھیں تم اللہ کے سوا پکارتے تھے؟ وہ جواب دیں گے ہم تو سب بھول گئے، اس طرح وہ خود ہی گواہی دے دیں گے کہ وہ کافر تھے ۝ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اچھا تو تم بھی اپنی جماعتوں میں شامل ہو جاؤ جو تم سے پہلے جنوں اور انسانوں کی جماعتیں جہنم میں داخل ہو چکی ہیں، جب بھی کوئی جماعت (جہنم میں) داخل ہوگی تو اپنی ساتھ والی جماعت پر لعنت کرے گی، یہاں تک کہ جب تمام جماعتیں جہنم میں داخل ہو جائیں گی تو ان کی پچھلی جماعت اپنے سے پہلے والی جماعت کے متعلق کہے گی اے ہمارے رب! ان لوگوں نے ہمیں گمراہ کیا تو انھیں آگ کا دگنا عذاب دے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم بھی کے لیے دگنا عذاب ہے لیکن تم نہیں جانتے ۝ اور پہلی جماعت پچھلی جماعت کے متعلق کہے گی کہ آخر تمھیں ہم پر کون سی برتری ہے (کہ صرف ہمیں ہی دگنا عذاب ہو) لہٰذا تم بھی جو کچھ کرتے رہے ہو اس کے عذاب کا مزہ چکھو ۝''

مشکل الفاظ کے معانی:

افْتَرٰى: اس نے جھوٹ باندھا

يَنَالُ: وہ پہنچے گا

ضَلُّوْا: گم ہو گئے

ادَّارَكُوْا: وہ جمع ہونگے یا جہنم میں ایک دوسرے سے ملیں گے

فَذُوْقُوْا: پس تم چکھو

ماقبل سے مناسبت:

سابقہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے متکبرین اور آیات الٰہی کے منکروں کا تذکرہ کیا تھا۔ ان آیات میں ان لوگوں کا تذکرہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے اور اللہ تعالیٰ کے ذمہ اپنی طرف سے باتیں منسوب کرتے ہیں۔

التوضیح:

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اُولٰٓىِٕكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ؕ سب سے بڑا ظالم وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف ایسی باتیں منسوب کرے کہ جو اللہ تعالیٰ نے نہیں کہیں، مثلاً: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک

ٹھہرائے ،صفات الٰہی کو کسی مخلوق میں مانے ،اللہ تعالیٰ کی ذات کو صفات سے معطل قرار دے یا پھر اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلائے ان لوگوں کو دنیا میں عارضی فائدہ حاصل کرنے کے بعد اس عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے لوح محفوظ میں لکھ دیا ہے،کوئی بھی چیز اس وقت ان کے کام نہیں آئے گی۔

حَتّٰۤی اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا یَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ

دنیا میں عارضی فائدہ اٹھانے کے بعد جب ان لوگوں کا مقررہ وقت آئے گا اور دنیا میں دی گئی ان کی مہلت ختم ہو جائے گی تو ان کے پاس میرے فرشتے ان کی روح قبض کرنے کے لیے آئیں گے اور فرشتے ان کو ڈانٹتے ہوئے کہیں گے: قَالُوْۤا اَیْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ تمھارے وہ جھوٹے معبود جنھیں تم اللہ کی ذات وصفات میں شریک مانتے تھے آج کہاں ہیں؟ اگر وہ تمھاری کچھ مدد کر سکتے ہیں تو تم انھیں بلاؤ تو مجرم کہیں گے: ضَلُّوْا عَنَّا وہ آج ہمارے کسی کام نہ آئے۔

وَشَهِدُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِیْنَ اس وقت ان لوگوں کی یہ حالت ہوگی کہ اپنی جانوں کے خلاف گواہی دیتے ہوئے کہیں گے کہ ہم بھی اپنے کفر کے سبب رسواکن عذاب کے مستحق ہیں اور وہ دنیا میں کیے ہوئے کفر وشرک کا خود اعتراف کریں گے۔

قَالَ ادْخُلُوْا فِیْۤ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ فِی النَّارِ ؕ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والوں، اس کی ذات وصفات میں شرک کا ارتکاب کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم بھی ان لوگوں میں شامل ہو جاؤ جو تم سے پہلے جن وانس اسی راستہ پر چلتے رہے اور وہ رسوا ہوئے،اب تمھارا ٹھکانہ بھی جہنم ہے۔

كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ جب اللہ تعالیٰ سرکش اور نافرمان قوموں میں سے کسی کو جہنم میں داخل کریں گے تو وہ قوم اپنے جیسے عقائد رکھنے والی قوم پر لعنت کرے گی جیسا کہ سیدنا ابراہیمؑ نے اپنے عہد میں مشرکانہ عقائد رکھنے والوں سے کہا تھا: ثُمَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّ یَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا پھر قیامت کے دن (مشرک) ایک دوسرے کی دوستی کا انکار کرکے ایک دوسرے پر لعنت بھیجیں گے۔(العنکبوت:25)

حَتّٰۤی اِذَا ادَّارَكُوْا فِیْهَا جَمِیْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ اَضَلُّوْ جب یہ جہنم میں داخل ہو جائیں گے اور ایک دوسرے کو ملیں گے (جہنم میں ان کے اول، آخر قائدین سردار اور ان کے متبعین سب اکٹھے ہوں گے) تو بعد میں آنے والے اپنے سے پہلے آنے والوں (سردار، قائدین، مشرک راہنما) کے متعلق اللہ تعالیٰ سے کہیں گے کہ اے اللہ! یہی وہ لوگ تھے جنھوں نے دنیا میں ہمیں گمراہ کیے رکھا، آج تو انھیں دگنا عذاب دے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے آج تو تم سب کے لیے دگنا عذاب ہے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَاۤ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا۝ وَ قَالُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّاۤ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَ كُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا۝ رَبَّنَاۤ اٰتِهِمْ ضِعْفَیْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَ الْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِیْرًا۝ ''جس دن ان کے چہرے آگ میں الٹائے جائیں گے تو کہیں گے: اے کاش! ہم اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے اور رسول کا حکم مانتے اور کہیں گے کہ اے ہمارے رب! بےشک ہم نے اپنے سرداروں اور بڑے لوگوں کا کہا مانا تو انھوں نے ہم کو (سیدھے) راستے سے گمراہ کر دیا، اے ہمارے رب! ان کو دگنا عذاب دے۔''(الاحزاب:66-67-68)

وَ قَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍ

مشرک وقبر پرست قائدین اور لیڈر اپنے پیروکاروں کا مطالبہ سن کر ان کو کہیں گے کہ ہم اور تم گمراہی کے اسباب اختیار کرنے میں مشترک تھے تو پھر تم کس فضیلت کی بناء پر ہمارے دگنے عذاب کا مطالبہ کر رہے ہو، اگر ہم شرک اور جہالت کے گڑھے میں گر گئے تھے تو کیا تم اندھے تھے کہ تمھیں حق وباطل کا فرق سمجھ نہ آیا؟ تم بھی اسی گڑھے میں گر پڑے، تمھارا جرم کیونکر کم ہے اس طرح دونوں ایک دوسرے پر اپنی بدبختی تھوپنے کی کوشش کریں گے۔

نیکی حسن خلق کا نام ہے(مسلم)

فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ۝

جوتم برے اعمال کرتے رہے ان کے عوض تم میں سے ہر ایک کو عذاب دیا جائے گا بلکہ اس وقت ہر ایک کی پریشانی کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ طاقتور لوگ کمزور لوگوں سے کہیں گے کہ ہم نے تمہیں ہدایت سے نہیں روکا تھا جبکہ واضح ہدایت تمہارے پاس آچکی تھی بلکہ تم خود ہی مجرم تھے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا أَنَحْنُ صَدَدْنَاكُمْ عَنِ الْهُدَىٰ بَعْدَ إِذْ جَاءَكُمْ ۖ بَلْ كُنْتُمْ مُجْرِمِينَ۝ وَقَالَ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِذْ تَأْمُرُونَنَا أَنْ نَكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ لَهُ أَنْدَادًا ۚ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ ۚ وَجَعَلْنَا الْأَغْلَالَ فِي أَعْنَاقِ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ۝ ''بڑے لوگ کمزور لوگوں سے کہیں گے کہ بھلا ہم نے تم کو ہدایت سے جب وہ تمہارے پاس آچکی تھی روکا تھا (بالکل نہیں) بلکہ تم ہی گناہ گار تھے اور کمزور لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے (نہیں) بلکہ (تمہاری) رات دن کی چالوں نے (ہمیں حق سے روکا) جب تم ہم سے کہتے تھے کہ ہم اللہ سے کفر کریں اور اس کا شریک بنائیں اور جب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو (دل میں) ندامت چھپائیں گے اور ہم کافروں کی گردنوں میں طوق ڈال دیں گے، پس جو وہ عمل کرتے تھے انہی کا ان کو بدلہ ملے گا۔'' (سبا:33-32)

اخذ شدہ مسائل:

(1) اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنا اور اس کے احکامات کو جھٹلانا بہت بڑا ظلم ہے۔

(2) برے لوگوں کو موت کے فرشتوں کی ڈانٹ ڈپٹ کے ساتھ معبودان باطلہ سے مایوسی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(3) اہل جہنم دوزخ میں ایک دوسرے سے بیزاری اور لعنت بھیجتے ہوئے ایک دوسرے کو مورد الزام ٹھہرائیں گے، ان کا یہ فعل ان کے لیے فائدہ مند ثابت نہیں ہوگا۔

□□

بقیہ: مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن سیکولر ہیں

سیکولر کافر کہتے ہیں کہ چند لوگ پوری دنیا پر اپنی مرضی کی شریعت مسلط کرنا چاہتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ یہ چند سیکولر ہیں جو پوری دنیا پر اپنا سیکولر سرمایہ دارانہ نظام مسلط کیے ہوئے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ جب سے دنیا میں سرمایہ داری نظام غالب ہوا ہے، دنیا کی دولت کا 95 فیصد حصہ سمٹ کر چند لوگوں کے قبضے میں آچکا ہے اور باقی کے اربوں انسان بقایا 5 فیصد دولت تک محدود کردیے گئے ہیں۔ اب بھی آپ نہیں سمجھتے کہ دنیا میں اتنی بھوک اور بیماری کیوں ہے؟ اور کیوں افغانستان کے پہاڑوں پر بھی سیکولرزم نافذ کرنا چاہتا ہے؟

مسلمانو! اسلام کے خلاف سیکولروں کی ایک عرصے سے جاری جنگ اب کھل کر سامنے آچکی ہے۔ اس میں آپ غیر جانبدار نہیں رہ سکتے اور نہ ہی بیوقوفی اور حماقت کا ارتکاب کرکے اس کا حصہ بن سکتے ہیں۔ یہ بیوقوفی ہوگی اگر ہم سیکولرزم کے کفر کو پہچاننے کی بجائے اسے اسلام سے ہم آہنگ کرنے کی کوششوں میں شامل ہو جائیں۔

یاد رکھیں یہ بہت بڑا جرم ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ۝ ''اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے راستوں پر نہ چلو، بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔'' (البقرۃ: 208) جبکہ سیکولروں کا مسلمانوں سے مطالبہ ہے کہ اسلام کو ریاست میں نہ آنے دیا جائے۔

اب آپ ہی بتائیں کہ کیا یہ سیکولر ہمیں شیطان کے راستے کی طرف نہیں بلا رہے؟ اس میں کوئی شک نہیں رہنا چاہیے کہ جو پورے کے پورے اسلام میں داخل ہونا چاہتے ہیں وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے پیروکار ہیں اور لادین سیکولر شیطان کے پیروکار ہیں اور ہمارے کھلے دشمن ہیں۔

(صوت الامۃ کی آواز)

قرآن وسنت کو سپریم لاء قرار دینے کی آئینی جدوجہد کی ضرورت

عطا محمد جنجوعہ

پاکستان کو معرض وجود میں آئے ہوئے پون صدی گزر گئی۔ دینی جماعتوں نے اسلامی قانون کی حکمرانی کے لیے ہر حربہ آزمایا لیکن قرآن وسنت کو آئینی لحاظ سے سپریم لاء کا درجہ دلانے میں ناکام رہے۔

کرۂ ارض پر طاغوتی قوتوں نے مسلم دنیا میں نسلی ولسانی اور مذہبی فسادات بھڑکا کر خانہ جنگی کی کیفیت سے دوچار کر دیا ہے۔ افغانستان، عراق، مصر اور شام میں لاکھوں افراد لقمۂ اجل بن چکے ہیں۔

پاکستان کے شمالی علاقے بھی اس کشت وخون کی لپیٹ میں آ چکے ہیں۔ ایسی صورت میں قانون ہاتھ میں لینا خانہ جنگی کو دعوت دینے کے مترادف ہے کہ یہ کام تو حکومت کے کرنے کا ہے۔ اس لیے دینی جماعتوں کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ دعوت واصلاح کا فریضہ حکمت عملی سے زبانی طور پر سرانجام دیں۔ البتہ اگر آئین یا قانون میں کسی قسم کا شرعی سقم ہو تو اس میں ترمیم کے لیے پرامن جدوجہد جاری رکھیں۔

آئینی لحاظ سے قرآن وسنت کو سپریم لاء بنانے کی تجویز:

وطن عزیز بے پناہ قربانیوں کی بدولت معرض وجود میں آیا۔ پچاس لاکھ مسلمان ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے۔ ہندو اور سکھ بلوائیوں نے 80ہزار مسلم خواتین کو اغوا کیا۔ پانچ لاکھ مسلمان شہید ہوئے پاکستان کے ہر آئین میں نظریہ پاکستان کے تصور کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ 1973ء کے آئین کی رو سے وطن عزیز کا نام "اسلامی جمہوریہ پاکستان" رکھا گیا۔ صدر اور وزیر اعظم کا مسلمان ہونا ضروری قرار دیا گیا۔

اسلامی اقدار کے تحفظ، اسلامی اصولوں کی پیروی اور اسلامی طرز زندگی کے فروغ کی ضمانت فراہم کی گئی۔ مزید وضاحت کی گئی کہ کوئی قانون کتاب وسنت کے منافی نہیں بنایا جائے گا۔ پہلے سے رائج قوانین کو قرآن وسنت کے مطابق ڈھال دیا جائے گا، تاہم یہ اختیار ارکان پارلیمنٹ کو حاصل ہے۔

آزادی کے بعد پاکستان امریکی املاک سے منسلک ہے۔ امریکی آئین 1787ء میں فلاڈلفیا میں منعقد آئینی کنونشن میں بارہ ریاستوں کے پچپن نمائندوں نے تحریر کیا۔ امریکہ میں انسانی خود ساختہ دستور کو بالادستی اس حد تک حاصل ہے کہ امریکی سپریم کورٹ کانگرس، ریاستی مجالس قانون ساز کے قوانین اور صدر و ریاستی گورنروں کے صادر احکامات کو اس بنا پر کالعدم قرار دے سکتی ہے کہ وہ آئین سے مطابقت نہیں رکھتے یا آئین کی بنیادی روح کے خلاف ہیں۔ سپریم کورٹ کے اس آئینی اختیار کو عدالتی نظر ثانی کا اختیار کہا جاتا ہے۔ آئین کی تشریح کا فریضہ بھی سپریم کورٹ ہی سرانجام دیتی ہے۔ اس بنا پر امریکی سپریم کورٹ آئین کا محافظ ادارہ ہے۔ (مزید تفصیل کے لیے مطالعہ کریں:

The constitution of U.S.A. by M.Rafiq Butt. Mansoor book house, Lahore.)

لیکن پاکستان میں سپریم کورٹ اپنے عدالتی فیصلوں پر بعض فنی وجوہ یا نئے شواہد کی روشنی میں نظر ثانی کرنے کا اختیار رکھتی ہے، وہ بھی اس صورت میں کہ پارلیمنٹ کا قانون اس کے راستے میں حائل نہ ہو۔

پاکستان کی وفاقی شرعی عدالت کسی فرد، ادارے، صوبائی حکومت اور وفاقی حکومت کی درخواست پر کسی قانونی نکتے کے اسلامی یا غیر

اسلامی ہونے کا جائزہ لے سکتی ہے۔ اگر اس عدالت کی نظر میں وہ قانون اسلامی تعلیمات سے متصادم ہو تو عدالت کے فیصلے کے دن سے وہ قانون کالعدم متصور ہوگا، تاہم عدالت کے فیصلے کا نفاذ سپریم کورٹ میں اپیل دائر کرنے کی مدت کے خاتمے کے بعد شمار ہوگا۔

مثال کے طور پر مقامی شرعی عدالت نے سود کو حرام قرار دیا ہے، حکومت نے ایک بینکر کے ذریعے سود کے خاتمے کے فیصلے کے خلاف اپیل دائر کر دی۔ اسلامی نظریاتی کونسل کا مقصد ملک میں رائج الوقت قوانین کو اسلام کے مطابق ڈھالنے کے لیے قانون ساز اداروں کی راہنمائی کرنا ہے کونسل سفارشات پیش کر سکتی ہے، پارلیمنٹ انھیں منظور کرے یا نہ کرے یہ اس کی مرضی پر منحصر ہے۔ اس لیے اسے اس معاملے میں بے اختیار ادارہ ہی سمجھنا چاہیے۔

وفاقی شرعی عدالت یا اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان کے مسلمان شہریوں کے دینی جذبات کے احترام میں قائم کیے گئے ہیں، ورنہ آئینی لحاظ سے ان کی کوئی حیثیت نہیں۔ پاکستان میں اللہ کے نازل کردہ دستور کا نفاذ پارلیمنٹ کی منظوری کا محتاج ہے جب کہ امریکہ میں انسانی دستور کو سپریم لاء کی حیثیت حاصل ہے، پارلیمنٹ اس کے تابع ہے۔

پاکستان امریکہ کی طرف سے سماجی، معاشی، معاشرتی اور جنسی آزادی کے پیکج پر عمل پیرا ہے۔ غور طلب پہلو ہے کہ یہ اس کے آئینی طریقے سے منحرف کیوں ہے ...!!! اس وقت حکومت وقت کی یہ سب سے بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ نظریہ پاکستان کی آئینی تکمیل کے لیے قومی اسمبلی میں بل پیش کرے جس کا متن اور خاکہ کچھ اس طرح ہو:

"پاکستان کا دستور قرآن حکیم اور تعلیمات خاتم النبیین ﷺ ہو۔ مجلس شوریٰ اس کے نفاذ کا طریقہ کار وضع کرے اور اس کی روشنی میں جدید دور کے مسائل کے حل کے لیے اجتہادی نوعیت کے فیصلے صادر کیے جائیں لیکن وہ شرط وضع شدہ قوانین قرآن و سنت سے متصادم نہ ہوں۔

وفاقی شرعی عدالت سپریم کورٹ آف پاکستان کو یہ آئینی حق حاصل ہو کہ وہ مسلم شہری، ادارہ یا حکومت کی جانب سے درخواست پر قومی و صوبائی اسمبلی کے قوانین اور صدر یا صوبائی گورنروں کے صادر احکامات کو اس بناء پر کالعدم قرار دے سکتی ہو کہ وہ قرآن و سنت سے مطابقت نہیں رکھتے۔"

وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے جبری جلاوطنی کے دوران بیت اللہ شریف میں اس عزم کا اظہار کیا تھا کہ اگر انھیں اب موقع ملا تو وہ پاکستان میں اسلامی قانون نافذ کریں گے اور اب کیے گئے وعدے کی تکمیل کا وقت ہے۔ میاں صاحب! اس وعدے کے ایفاء کا عزم کیجیے، اللہ تعالیٰ یقیناً آپ کو دشمنوں کی شر انگیزی اور ان کے فریب سے محفوظ رکھے گا۔ (ان شاء اللہ)

قومی اسمبلی میں قرارداد پیش نہ ہو یا پیش تو ہو جائے مگر پاس نہ ہو سکے تو عوام حق ہدایت کے ذریعے قرآن و سنت کی حکمرانی کے لیے جدوجہد کریں

پروفیسر امتیاز احمد خان نے حق ہدایت کی وضاحت ان الفاظ میں کی ہے: "حق ہدایت (Initiative) کے ذریعے رائے دہندگان کی ایک مقررہ تعداد قانون کا مسودہ تیار کر سکتی ہے یا کسی قانون یا آئین میں ترمیم پیش کر سکتی ہے۔ اور پھر یہ مطالبہ کر سکتی ہے کہ اسے مقننہ منظور کرے یا اسے عوام کی منظوری کے لیے پیش کیا جائے۔ حق ہدایت عوام کا مثبت اختیار ہے جس کی رو سے عوام مقننہ کو مجبور کر سکتے ہیں کہ وہ ان کی منشا کے مطابق کوئی قانون وضع کرے اور منظور کرے۔

حق ہدایت کے ذریعے لوگ قانون سازی کے متعلق اپنے خیالات کو عملی جامہ پہنا سکتے ہیں۔ اور عوام اس قابل ہوتے ہیں کہ وہ ایسا قانون بھی پاس کروا سکیں کہ جسے مقننہ قانون بنانے کے لیے تیار نہ ہو۔ حق ہدایت عوام کو موقع فراہم کرتا ہے کہ وہ اپنی مرضی کے قوانین بنا سکیں، بجائے اس کے کہ وہ اس بات کا انتظار کرتے رہیں کہ مقننہ میں ان کے نمائندے ان کے لیے قانون بنائیں گے۔

حق ہدایت کی منضبط شکل (Formulated) یہ ہے کہ ووٹروں کی خاص تعداد مقننہ کو ایک مکمل مسودہ بل پیش کرتی ہے اور پھر مقننہ اس مسودے کو عام ووٹروں کی منظوری کے لیے پیش کرتی ہے۔

غیر منضبط شکل یہ ہے کہ ووٹروں کی خاص تعداد کسی قانون کے متعلق اپنے مطالبے کو عام تجویز کی شکل میں مقننہ کے سامنے پیش کرتی ہے، پھر مقننہ کا فرض ہے کہ اس تجویز کی روشنی میں مسودہ (Bill) تیار کرے اور اسے منظور کر کے عوام کی توثیق کے لیے پیش کرے۔ حق وصداقت کو قانونی طور پر عملی جامہ پہنانے کے لیے استصواب رائے کرنا لازمی ہے۔''
(مطالعہ دساتیر ص:408)

حق ہدایت کا یہ اختیار سوئٹزر لینڈ کے شہریوں کو حاصل ہے۔ پاکستان کا وہ اسلام پسند طبقہ جو ووٹ بینک میں اضافے کا نہیں بلکہ اللہ کی خوشنودی کا طلب گار ہو میدان عمل میں آئے اور آئینی ماہرین سے صلاح مشورہ کر کے حق ہدایت کے ذریعے قرآن وسنت کی حکمرانی کے لیے جدوجہد کرے۔ مذکورہ بالا قرارداد کے متن پر مذہبی نظر ثانی کرنے کے بعد اتفاق رائے سے یکجہتی کا مظاہرہ کیا جائے، اس پر ملک کے مختلف صوبوں کے محب وطن احباب کے دستخط لیے جائیں، پھر قومی اسمبلی میں حق ہدایت پیش کیا جائے تاکہ قومی اسمبلی کارروائی کرنے کے بعد حق ہدایت کی منظوری کے لیے ریفرنڈم کرانے کی سفارش کرے۔

خدانخواستہ اگر مقننہ یہ کہہ کر درخواست واپس کردے کہ 1973ء کے آئین کی روشنی میں عوام کو اپنی پسند کے نمائندے منتخب کرنے کے بعد حق ہدایت کا اختیار حاصل نہیں تو اس صورت میں قرآن وسنت کی حکمرانی کی قرارداد کی منظوری کی خاطر استصواب رائے کرانے کے لیے پٹیشن (Petition) تیار کی جائے جسے آئینی ماہرین سے مشورہ کرنے کے بعد ریفرنڈم کے انعقاد کے لیے صدر پاکستان قومی اسمبلی میں دائر کرے اور عوامی سطح پر رائے ہموار کرنے کی پرامن جدوجہد کی جائے۔

خدانخواستہ مسئلہ حل نہ ہو تو سپریم کورٹ کے دروازے پر دستک دی جائے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اسلام کی حکمرانی کے لیے جمہور عوام کو قانون سازی کا اختیار حاصل کیوں نہیں ہوسکتا......!

پاکستان کی تاریخ میں فوجی جرنیل اپنے اقتدار کی خاطر دو دفعہ ریفرنڈم کرا چکے ہیں، عالمی ممالک نے ان کے ساتھ تجارتی وسفارتی تعلقات بدستور قائم رکھے، چنانچہ نظریہ پاکستان کی تکمیل کے لیے ریفرنڈم کا انعقاد وقت کا ناگزیر تقاضا ہے۔ چند نکات پیش خدمت ہیں۔ مستند حوالہ جات کی روشنی میں پٹیشن تیار کی جائے:

(1) دوقومی نظریے کی ضرورت اور نظریہ پاکستان کا تاریخی ارتقاء۔
(2) تحریک پاکستان کے دوران بے پناہ قربانیوں کا جامع انداز میں تذکرہ
(3) تقسیم ہند کے دوران پچیس لاکھ مسلمانوں کی ہجرت کا مقصد۔
(4) ہندو سکھ بلوائیوں کی دہشت گردی کے واقعات۔ (پانچ لاکھ مسلمان شہید ہوئے اور 80 ہزار مسلمان دوشیزائیں اغوا ہوئیں۔)
(5) تحریک پاکستان کے دوران مسلم لیڈروں کا قرآن وسنت کو دستور بنانے کا عزم۔ (6) قرارداد مقاصد میں مذکور ہے: ''مسلمانوں کو اس قابل بنایا جائے گا کہ وہ انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی زندگی کو اسلامی تعلیمات اور مقتضیات کے مطابق جس طرح قرآن وسنت میں ان کا تعین کیا گیا ہے، ترتیب دے سکیں'' اس طرح قانون سازی کے عملی میدان میں قرآن وسنت سے کنارہ کشی کسی صورت بھی روا نہیں ہوسکتی۔ (7) وطن عزیز کا نام ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' ہے۔ عوام کے منتخب نمائندوں کی بجائے اگر عوام ریفرنڈم کے ذریعے قرآن وسنت کی حکمرانی کے لیے آئین میں ترمیم کی اجازت دیں تو آئین کے مطابق یہ عمل درست ہوگا، اس لیے ریفرنڈم کرانے کی اجازت دی جائے۔ (8) پاکستان میں نسلی ولسانی اور مذہبی فسادات بپا ہیں۔ صدیوں قبل مخبر صادق محمد ﷺ نے گمراہی سے بچنے کا نسخہ تجویز کر دیا تھا: تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ رَسُولِهِ ''میں تم میں دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں، جب تک تم ان دونوں پر عمل کرتے رہو گے، گمراہ نہیں ہو گے: ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب اور دوسری اس کے رسول کی سنت۔''

امریکی آئین کو پچاس افراد نے تحریر کیا۔ امریکہ کا وفاق اور ریاستیں اس آئین کی روشنی میں قانون سازی کرسکتی ہیں۔ بہ صورت دیگر سپریم کورٹ نظر ثانی کرنے کے بعد یہ کہہ کر رد کرسکتی ہے کہ یہ امریکی آئین کے خلاف ہے۔ مسلمانوں کا آئین قرآن حکیم جسے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا۔

جس شخص کی آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو وہ جنتی ہے (ابوداود)

صاحب قرآن محمد ﷺ کو بھی اس میں ردو بدل کرنے کا اختیار نہیں: قُلْ مَا يَكُونُ لِيْ أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِيْ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ'' آپ ﷺ فرما دیجیے: ''میرے لیے ممکن نہیں کہ میں اپنی طرف سے اسے (قرآن کو) بدل دوں، میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف کی جاتی ہے۔'' (یونس:15)

امام کائنات محمد رسول اللہ ﷺ کے علم اور عمل کی پیروی ہی میں ملت اسلامیہ کی نجات اور کامیابی پوشیدہ ہے اور اسی طرح آپ ﷺ کے فرمان میں کسی بھی انداز میں ترمیم کرنے کی کسی صحابی کو بھی اجازت نہیں کتنے افسوس کا مقام ہے کہ اللہ کے قرآن اور خاتم النبیین ﷺ کے فرمان جیسے محکم اور قطعی قانون کا نفاذ پاکستان میں ارکان پارلیمنٹ کا محتاج ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ جس طرح امریکہ میں انسانی ساختہ آئین کو محور سمجھ کر قانون سازی کی جاتی ہے۔ اسی طرح پاکستان میں قرآن اور سنت کو اتھارٹی تسلیم کیا جائے۔ قرآن وسنت کے منافی قوانین کو ختم کرنے کا اختیار اسلامی نظریاتی کونسل، وفاقی شرعی عدالت یا سپریم کورٹ کو دیا جائے۔ تحریک پاکستان کے دوران کیے گئے وعدے کو پورا کرنا مسلم لیگ کی قومی ذمہ داری ہے: وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا ''اور عہد پورے کرو کیوں کہ عہد کے بارے میں خصوصی باز پرس کی جائے گی۔'' (الاسراء:34)

بقیہ: جمہوریت یا کثرتِ رائے

حقائق کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب احمد مجتبیٰ ﷺ کو مخاطب کرکے اُمت محمدیہ کو اکثریت کی پیروی اور قیاس آرائی سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے: وَإِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ''(اے محمد ﷺ) اگر آپ زمین میں بسنے والوں کی اکثریت کے کہنے پر چلیں گے تو وہ آپ کو اللہ کی راہ سے بہکا دیں گے وہ تو محض ظن کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور صرف قیاس آرائیاں کرتے ہیں۔'' (الانعام:116)

پارلیمنٹ یا پرائیویٹ تحقیقی ادارے حق یعنی قرآن وسنت کے واضح احکامات کے باوجود عوامی رجحانات یا سرکاری ہدایات کے مطابق کثرت رائے کی بنیاد پر قانون سازی کرتے ہیں وہ اسلام کی خدمت نہیں بلکہ مغرب کی تقلید کا نتیجہ ہے۔ جمہوریت میں رائے دینے والوں کے سروں کو شمار کیا جاتا ہے۔ علامہ اقبالؒ نے خوب کہا ہے

جمہوریت اک طرز حکومت ہے کہ جس میں
بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے

جبکہ اسلام میں رائے کو پرکھ کر وزن کیا جاتا ہے۔ روز محشر بھی نیکیوں کو گننے کی بجائے عجز وانکساری کے ترازو میں تولا جائے گا۔ اس کو سمجھنے کے لیے غور کریں کہ ایک مسلمان سعودی عرب میں مقیم بیٹے کو ملنے کے لیے جاتا ہے اور وہ حج کے فرائض بھی ادا کرتا ہے۔ اس کے برعکس دوسرا مسلمان جو اللہ کی رضا کے لیے سفر کی صعوبت برداشت کرتا ہے کیا دونوں کا درجہ برابر ہے؟ ایک بندہ نماز پڑھتا ہے اللہ کی رضا وخوشنودی کے لیے، دوسرا دکانداری چمکانے کے لیے۔ ایک نمازی خشوع وخضوع سے رکوع وسجدہ کرتا ہے اور دوسرا کوے کی طرح ٹھونگیں مارتا ہے، کیا دونوں کا درجہ برابر ہے؟ ایک مومن صدقہ وخیرات کرتا ہے کہ دوسرے ہاتھ کو پتہ تک نہیں چلتا۔ دوسرا مسلمان احسان جتلاتا ہے کیا وہ اجر وثواب میں برابر کے حق دار ہیں؟ ہرگز نہیں۔

روز محشر نیک اعمال کا وزن ہوگا جس عمل میں خشیت الٰہی زیادہ ہوگی میزان میں اُسی کا وزن بھاری ہوگا۔ اسی طرح پیش آمدہ شرعی نوعیت کے قومی مسائل میں جس شخص کی رائے قرآن وسنت کے ترازو میں وزنی ہوگی تو اس کی رائے کو فوقیت حاصل ہوگی، جبکہ دنیوی امور سے متعلق جس رائے میں اُمت مسلمہ کے مفاد کے امکان زیادہ ہوں گے اس کو ترجیح حاصل ہوگی اسلام میں کثرت وقلت کی بجائے رائے کو وزن کرنے کا تصور ہے جس میں ایک فرد کی رائے کثرت کی رائے پر بھاری بھی ہوسکتی ہے اور ہلکی بھی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں فہم وفراست کی نعمت سے مالا مال فرمائے۔ آمین

دعائے صحت کی اپیل

سیکرٹری اطلاعات جماعت اہل حدیث پاکستان مولانا شکیل الرحمن ناصر کے بیٹے کا روڈ ایکسیڈنٹ ہونے سے ٹانگ ٹوٹ گئی اور وہ صاحب فراش ہیں۔ قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد صحتیاب فرمائے۔ آمین

(دعا گو: وقار عظیم بھٹی)

جمعہ کے روز غسل کرنا ہر بالغ کے لیے ضروری ہے (بخاری ومسلم)

توحید اور اس کی عظمت

میاں محمد جمیل کنوینر تحریک دعوت توحید پاکستان

توحید کے معانی اور اس کا مفہوم:

توحید کا لفظ "اَحَد" سے بنا ہے قرآن مجید اور حدیث شریف میں "اَحَد" اور "وَاحِد" دونوں طرح استعمال ہوا ہے۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ "کہہ دیجیے کہ وہ اللہ ایک ہے۔" (اخلاص:1) اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ "تمہارا الٰہ ایک ہی الٰہ ہے۔" (البقرۃ:163)

نبی محترم ﷺ نے اپنی دعا میں اسے یوں استعمال فرمایا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ "الٰہی! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق اور مستحق نہیں تو اکیلا اور بے نیاز ہے۔ نہ تجھے کسی نے جنم دیا، نہ تو نے کسی کو جنم دیا ہے اور نہ ہی تیرا کوئی ہمسر ہے میں تیری ذات اور صفات کے واسطے سے تجھ سے التجا کرتا ہوں"

(رواہ الترمذی، کتاب الدعوات)

جس طرح توحید کا معنی بڑا (SIMPLE) سادہ سا ہے۔ اسی طرح اس کا مفہوم بھی بڑا عام فہم ہے کہ اللہ کو اس کی ذات اور صفات میں یکتا سمجھتے ہوئے بلا شرکت غیرے اس کی عبادت کرنا، اسی کا نام توحید خالص ہے، یہی دنیوی مسائل کا حل اور آخرت میں کامیابی کی ضمانت ہے

توحید کی اقسام

توحید ربوبیّت، توحید الوہیت اور اسماء وصفات:

توحید ربوبیت کو توحید ذات بھی کہا جاتا ہے معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں تنہا ہے۔ اس کی ذات کے بارے میں دل کے یقین کے ساتھ اقرار اور اظہار کرنا کہ وہ اکیلا ہی زمین و آسمانوں اور ہر چیز کا خالق و مالک، رازق اور بادشاہ ہے۔ اس کے سوا کوئی اس کائنات کا خالق، مالک رازق اور حقیقی بادشاہ نہیں۔ اللہ نے کسی زندہ یا مردہ، جن اور فرشتے کو اپنی خدائی میں شریک نہیں کیا اور نہ ہی اس نے اپنی خدائی میں کسی کو ذرہ بھر اختیار دیا ہے۔ اس کو توحید ربوبیت کہا جاتا ہے اسے سمجھنے کے لیے چند آیات ملاحظہ فرمائیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ وَّهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ "اللہ ہر چیز کا خالق ہے، اور وہی ہر چیز پر نگہبان ہے۔"

(الزمر:62)

اسی طرح دوسرے مقام پر فرمایا: یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ وَاِنْ یَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَیْئًا لَّا یَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ "لوگو! ایک مثال بیان کی جاتی ہے اسے غور سے سنو اللہ کو چھوڑ کر جن کو تم پکارتے ہو وہ سب مل کر ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے۔ اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو وہ اس سے واپس نہیں لے سکتے کمزور ہیں مدد چاہنے والے اور جن سے مدد مانگی جاتی ہے وہ بھی"

(الانبیاء:73)

تیسرے مقام پر فرمایا: یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَیُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا یَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِیْرٍ "وہ دن میں رات اور رات میں دن داخل کرتا ہے، چاند اور سورج

کو اسی نے مسخر کر رکھا ہے ہر کوئی وقت مقررہ کے لیے چلا جا رہا ہے، وہی اللہ تمہارا رب ہے بادشاہی اسی کی ہے اس کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے پردے کے بھی مالک نہیں ہیں۔" (فاطر:13)

چوتھے مقام پر فرمایا: قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّنْ يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ "فرمادیں کون ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے؟ کون ہے جو کانوں اور آنکھوں کا مالک ہے؟ اور کون زندہ کو مردہ سے نکالتا اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے؟ اور کون ہے جو ہر کام کی تدبیر کرتا ہے؟ کہیں گے اللہ تو فرمادیں پھر کیا تم اس کے ساتھ شرک کرنے سے ڈرتے نہیں؟" (یونس:31)

پانچویں مقام پر فرمایا: فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ "پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا مکمل اقتدار ہے اور اسی کی طرف تم پلٹ کر جانے والے ہو۔" (یٰسین:83)

جب خالق، مالک، رازق اور حقیقی بادشاہ اللہ کو مان لیا تو پھر اس کا فرمان بھی ماننا چاہیے۔ اس کا فرمان ہے کہ مجھے ان ناموں اور صفات کے ساتھ پکارا جائے جن کے ساتھ تمہیں پکارنے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ اس کی ذات عالی کو یہی نام اور صفات زیبا ہیں۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے: وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا "اور سب سے اچھے نام اللہ ہی کے ہیں پس اسے انہی ناموں کے ساتھ پکارا جائے۔" (الاعراف:180)

توحیدِ الوہیت:

الٰہ کا معنیٰ ہے ایسی ذات جس سے والہانہ محبت کرتے ہوئے عاجزانہ انداز میں اس کی عبادت کی جائے۔ قرآن مجید کے ارشادات پر غور کیا جائے تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ توحید ربوبیت اور توحید اسماء و صفات کے جتنے بھی دلائل ہیں وہ توحید الوہیت کے اثبات کے لیے ہیں۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا وَجَعَلَ خِلَالَهَا أَنْهَارًا وَجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ ۝ أَمَّنْ يَهْدِيكُمْ فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ ۚ تَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ أَمَّنْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَمَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ ۚ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ "اور وہ کون ہے جس نے زمین کو جائے قرار بنایا اور اس میں دریا چلائے اور اس میں پہاڑوں کی میخیں گاڑ دیں اور دو دریاؤں کے درمیان پردہ حائل کر دیا۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ ہے؟ ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔ کون ہے جو مجبور کی دعا سنتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور کون مجبور کی تکلیف دور کرتا ہے؟ اور کون ہے جو تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ ہے؟ بہت تھوڑے لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں اور کون ہے جو خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں تمہیں راستہ دکھاتا ہے؟ اور کون بارش سے پہلے خوش خبری دینے کے لیے ہوائیں چلاتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا الٰہ ہے؟ اس کے باوجود مشرک اللہ بلند و بالا کے ساتھ دوسروں کو شریک بناتے ہیں اور وہ کون ہے جس نے مخلوق کی ابتدا کی اور پھر اسے لوٹائے گا اور کون تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ ہے؟ فرمائیں کہ اپنے شریکوں کو بلاؤ اگر تم سچے ہو۔"

(جاری ہے)

ضرورت رشتہ

ایک لڑکا جس کی عمر 25 سال، تعلیم ایف اے، مغل برادری، 20 ایکڑ زمین اپنی ذاتی اور حجرہ شاہ مقیم کا رہائشی ہے، اس کے لیے پڑھی لکھی اور اہلحدیث لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ ایک لڑکی جس کی عمر 22 سال تعلیم ایف اے، حافظہ قرآن اور عالمہ فاضلہ ہے، اسکے لیے ایک پڑھے لکھے اور اہلحدیث نمازی پرہیزی نوجوان لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ خواہش مند حضرات درج ذیل نمبر پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

(محمد عبدالرحمن 0306-4749642)

زندگی کا نصب العین متعین کریں!!!

حافظ عبدالسمیع، لاہور

ہر انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی زندگی بسر کرنے کے لیے ایک مفید مقصد کا انتخاب کرے، پھر اس مقصد کے حصول کے لیے اللہ رب العزت پر بھروسا کر کے اپنی بہتر ذہنی اور عملی صلاحیتیں بروئے کار لائے

آپ غور کریں! وہ لوگ جو دنیا کے اُفق پر جگمگاتے ہیں، جن کے نام صدیاں بیت جانے کے باوجود آج بھی درخشاں ہیں اور لوگوں کے قلوب و اذہان پر چھائے ہوئے ہیں، یہ وہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنی زندگی کا ایک مخصوص ہدف مقرر کیا۔ پھر اس کے حصول کی خاطر اپنی تمام تر صلاحیتیں صرف کیں اور بالآخر اپنا ہدف حاصل کرنے میں کامیاب رہے

نصب العین کی ضرورت و اھمیت:

عقلمند انسان کی یہ خوبی ہوتی ہے کہ اس کا چلنا پھرنا، اُٹھنا بیٹھنا گفت و شنید اور دیگر معاملات زندگی ایک خاص ہدف کے حصول کے لیے بسر ہوتے ہیں۔ گویا یہ زندگی کے ہر موڑ پر اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہتا ہے اور اپنے مشن کو مکمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

بدقسمتی سے ہم میں بعض لوگ ایسے بھی ہیں جن کے سامنے کوئی ہدف، کوئی مقصد اور کوئی منزل ہی نہیں۔ بس وہ بے مقصد زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ان کی عمر عزیز بے کار گزرتی جا رہی ہے۔

ہو رہی ہے عمر مثلِ برف کم
رفتہ رفتہ دھیرے دھیرے دمبدم

بے مقصد لوگ متاعِ زندگی کو ضائع کر رہے ہیں۔ ان کی زندگی اور عام جانوروں کی زندگی میں کوئی خاص فرق نظر نہیں آتا۔ جانور بھی بچے پیدا کرتے، انھیں پالتے پوستے ہیں اور پھر وقت مقررہ پر مر جاتے ہیں، اسی طرح ہمارے یہ احباب بھی شادی کرتے ہیں، پھر بچوں کو پالتے پوستے ہیں اور بے مقصد زندگی گزار کر قبر تک پہنچ جاتے ہیں۔

ھدف اور مقصد متین نہ کرنے کے نقصانات:

جو لوگ زندگی گزارنے کے لیے کسی ہدف کا انتخاب نہیں کرتے عموماً ایسے افراد اپنی زندگی سے خاطر خواہ فائدہ حاصل نہیں کر پاتے۔ یہ غفلت و سستی کا شکار رہتے ہیں۔ پورے اعتماد کے ساتھ کوئی فیصلہ نہیں کر پاتے۔ قدم قدم پر انھیں اوروں سے راہنمائی لینے کی ضرورت پیش آتی ہے انھیں اپنے آپ پر بھروسا نہیں ہوتا۔ یہ قوت ارادی سے کورے ہوتے ہیں اور عموماً کسی کا آلہ کار بن کر جیتے ہیں۔ قیادت و سیادت ان کے حصے میں نہیں آتی۔ لوگوں کی نظر میں ان کا کوئی خاص مقام نہیں ہوتا، نہ ہی یہ لوگوں کے کسی کام آتے ہیں۔ ہر وقت پریشان رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا شکوہ کرتے نظر آتے ہیں۔ ایسے افراد کی پریشانیوں کا اصل سبب یہی ہے کہ انھوں نے اپنی زندگی کا کوئی ہدف متعین کر کے اس تک رسائی کی کوشش نہیں کی، اگر یہ ایسا کر لیتے تو ان کی زندگی یکسر مختلف ہوتی۔

ھدف متین کرنے کے فائدے:

(1) جب انسان اپنی زندگی ایک خاص مقصد کے تحت بسر کرتا ہے تو اس مقصد کی راہ میں اسے آئے دن نت نئے تجربات ہوتے ہیں۔ یوں اس میں ذاتی طور پر پختگی پیدا ہو جاتی ہے اور یہ اپنی زندگی کے اہم اور نازک معاملات کا آسانی سے فیصلہ کر سکتا ہے۔

(2) جب بامقصد زندگی بسر کرنے والے کو اپنے مشن میں کامیابی کے آثار نظر آنے لگتے ہیں تو اسے ایک دلی اطمینان اور سکون نصیب ہوتا ہے جس کی

بدولت اس میں خود اعتمادی پیدا ہو جاتی ہے اور خود اعتمادی ہی انسان کی زندگی کا سب سے قیمتی اثاثہ ہے۔

(3) جب یہ اپنا ایک ہدف حاصل کر لیتا ہے تو پھر دوسرے ہدف کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ یوں عام لوگ اس کی فطری صلاحیتوں سے متاثر ہو کر اس کے قریب ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس طرح لوگوں کے دلوں میں اس شخص کی قدر و منزلت پیدا ہو جاتی ہے۔

(4) جب انسان اپنا ایک مقصد متعین کر لیتا ہے تو لازمی طور پر اس کے حصول کے لیے وہ اپنے وقت کو ترتیب دیتا ہے۔ یوں اس کا وقت بھی ضائع ہونے سے بچ جاتا ہے اور یہ تھوڑے ہی عرصے میں زیادہ ترقی کر جاتا ہے، اس شخص کی زندگی ایک آئیڈیل اور راہنما زندگی بن جاتی ہے اور عام لوگ اس کی سیرت و کردار سے سبق حاصل کرتے ہیں۔

عمومی اھداف ومقاصد:

یہ ایک انتہائی اہم اور نازک مسئلہ اور مرحلہ ہے کہ ہم کس ہدف یا مقصد کا انتخاب کریں۔ عام طور پر ہمارے سامنے یہ اہداف ہوتے ہیں: حصول تعلیم، روزگار، مستقبل کے منصوبے، معاشی اور تجارتی سرگرمیاں، سیاست و قیادت، رفاہی اور عوامی کام وغیرہ۔

ھدف کیسے مقرر کیا جائے؟:

ہر انسان کی فطری صلاحیت، ہمت و ذہانت، خیالات، جذبات اور رجحانات مختلف ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہم جو مقصد، مشن یا ہدف متعین کرنے کے آرزو مند ہیں۔ سب سے پہلے اسکے متعلق مکمل معلومات حاصل کریں اور اس کے ہر ہر پہلو کا بغور جائزہ لیں، اس کے متوقع نفع اور نقصان دونوں کو مد نظر رکھیں۔ اس کی تکمیل کے لیے پیش آنے والی امکانی مشکلات کا جائزہ لیں۔ یوں اچھی طرح سوچ وبچار اور استخارہ کرنے کے بعد کسی ایک لائن کا انتخاب کر لیا جائے اور پھر اس کے حصول کے لیے پوری ہمت، حوصلے اور ولولے سے لگاتار محنت کی جائے۔

اس سلسلے میں ذیل میں دی گئی ہماری چند اہم گزارشات لازماً پیش نظر رکھیے

(1) آپ جس ہدف کا تعین کر رہے ہیں آپ میں اسے حاصل کرنے کی بنیادی صلاحیت ضرور موجود ہونی چاہیے۔ مثلاً آپ ایک بہترین فوجی کمانڈو بننا چاہتے ہیں تو کم از کم اتنا ضرور دیکھ لیں کہ آپ کے جسم میں اس کی قوت اور صلاحیت بھی ہے یا نہیں؟

(2) وہ ہدف زمینی حقائق کے مطابق عملی امکانات کی حدود میں ہونا چاہیے، تخیلات کے ہوائی قلعوں پر مشتمل نہیں ہونا چاہیے۔ یہ دنیا عمل اور اس کے نتائج کی جگہ ہے یہاں خیالی پلاؤ پکانے والے کی کامیابی کا کوئی امکان نہیں قابل عمل مقصد متعین کرنے کے ساتھ ضروری ہے کہ انسان جمعیت قلب کے ساتھ مستقل مزاجی سے کام کرے۔ پراگندہ خیالات کا منتشر آدمی کوئی کام نہیں کر سکتا۔

(3) ہدف ایسا ہو کہ کم از کم اس میں کامیابی کے واضح امکانات موجود ہوں، ہر چند منزل دور ہی ہو۔ اسکے حصول کے لیے مسلسل چلتے رہنا اور محنت کرنا شرط لازم ہے۔ اس سلسلے میں ہماری تاریخ روشن مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ مثلاً: بیت المقدس کو فرنگیوں سے آزاد کرانا، عماد الدین زنگی، نور الدین زنگی، نجم الدین ایوب، اسد الدین شیر کوہ جیسے بہادر مجاہد لوگوں کا ہدف اور مقصد تھا۔ جسے بالآخر نجم الدین ایوب کے بیٹے سلطان صلاح الدین ایوبی نے مسلسل اور انتھک کوششوں کے ذریعے حاصل کر لیا۔

(4) ہدف و مقصد ایسا ہو کہ ماضی میں اس کی کوئی مثال موجود ہو، تا کہ اس کی روشنی میں نفع و نقصان کو سامنے رکھ کر حکمت عملی تیار کی جا سکے۔

(5) ہدف اسلامی تعلیمات سے متصادم نہیں ہونا چاہیے۔

تکمیل مشن:

جونہی ہم اپنی زندگی کا ہدف یا مقصد متعین کریں تو پھر کوئی وقت ضائع کیے بغیر اس مقصد کے لیے کام شروع کر دینا چاہیے۔ اس ضمن میں چند امور نہایت اہمیت کے حامل ہیں:

(1) ہدف کی تکمیل کے لیے بہترین پلاننگ کی جائے۔

(2) اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتے ہوئے اور اسی پر بھروسہ اور توکل کرتے ہوئے کام کی ابتدا کی جائے۔

(3) پوری مستقل مزاجی سے کام شروع کیا جائے۔

(4) اللہ تعالیٰ سے اس کے مکمل ہونے کی دعا کی جائے۔

(5) دوران عمل کوئی رکاوٹ یا مشکل پیش آئے تو اس فن کے ماہرین سے مشورہ کیا جائے۔

(6) جہاں تک ممکن ہو صبح سویرے کام کرنے کی عادت ڈالی جائے۔

(7) سحری کے وقت اٹھنے کا معمول بنایا جائے اور فجر کے بعد سونا ترک کر دیا جائے۔

(8) خوب یاد رہے کہ جب آپ منزل کی طرف رواں دواں ہوں گے اور آپ کی کامیابی کے آثار نمایاں ہونے لگیں گے تو آپ کے کئی نئے دشمن اور حاسد جنم لیں گے۔ مشہور مقولہ ہے: إِنَّ أَعْدَاءَ النَّجَاحِ كَثِيْرُوْنَ ایسے لوگ خواہ مخواہ آپ کو بلا طلب طرح طرح کے مشورے دینے لگیں گے یہ آپ کو اپنی محبت جتلائیں گے میٹھی میٹھی گمراہ نصیحتیں کریں گے۔ یہ فریبی لوگ آپ کو اپنے مشن کی تکمیل سے روکنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ ان حالات میں ثابت قدمی اور مستقل مزاجی سے اپنے کام میں مصروف رہنا چاہیے اور ان لوگوں کی باتوں میں نہیں آنا چاہیے۔

یہ بھی یاد رہے کہ یہ لوگ جب اپنا وار خالی جاتا دیکھیں گے تو پھر سرعام آپ کی مخالفت شروع کر دیں گے۔ آپ کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کریں گے، لوگوں کو بھڑکائیں گے اور آپ سے بدظن کریں گے لیکن آپ ان سے ہرگز نہ گھبرائیں۔ اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ رکھتے ہوئے سوئے منزل چلتے رہیں۔ ان شاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ حاسد ہمیشہ اور ہر جگہ پائے جاتے ہیں۔ یہ بدفطرت لوگ ہوتے ہیں خود کام کرتے ہیں نہ کسی کو کرنے دیتے ہیں اور دشمنی کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ سلطان صلاح الدین ایوبی جب فرنگیوں سے برسر پیکار تھے تو عین جنگ کے دوران ان لوگوں نے سلطان کو قتل کرنے کے لیے ان پر حملے کیے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے مخلص اور مستقل مزاج مجاہد بندے کو ہر قسم کے گزند سے محفوظ رکھا۔

آخر میں گزارش ہے کہ یہ اہداف ومقاصد تو وہ ہیں جنھیں ہم اپنی سوچ وفکر اور صلاحیت کے اعتبار سے متعین کریں گے اور انھیں حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ لیکن ایک اصلی مقصد ایسا بھی ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو یکساں صلاحیت دے رکھی ہے اور یہی انسان کا اصل مقصد حیات ہے۔ یعنی خود بھی پکے ایمان اور اعمال صالحہ کا نمونہ بننا اور دوسروں کو بھی اسی عظیم عمل کی دعوت دینا۔ یہی اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت الفردوس کے حصول کا سیدھا اور سچا راستہ ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے حقیقی ہدف کو سامنے رکھ کر زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(بشکریہ ماہنامہ ضیائے حدیث لاہور)

دعائے صحت کی پرزور اپیل

فضیلۃ الشیخ مولانا عبداللہ یوسف ناظم دارالحدیث اوکاڑہ و امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث شہر اوکاڑہ 27 رمضان المبارک کو اچانک فالج کے اٹیک کی وجہ سے عمر ہسپتال، خالد ٹاؤن میں زیر علاج ہیں۔ تمام قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولانا صاحب کو جلد از جلد صحت یاب فرمائے۔ آمین

(دعا گو: عبدالباری طاہر 0312-4403173)

اہلحدیث کانفرنس

جماعت اہل حدیث لاہور کے زیر اہتمام 13 ستمبر بروز ہفتہ بعد از نماز عشاء مین بازار منڈ وال نزد جامع مسجد توحید اہلحدیث تاج کالونی بینک سٹاپ لاہور میں زیر امارت شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی امیر جماعت اہل حدیث پاکستان منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں علامہ انجینئر حافظ ابتسام الٰہی ظہیر، مولانا منظور احمد، میاں محمد جمیل، رانا شمشاد سلفی، قاری ضیاء مین عابد، مولانا بشیر احمد خاکی و دیگر علمائے کرام خطابات ارشاد فرمائیں گے۔ (ان شاء اللہ)

(منجانب: وقاص احمد خاکی امیر جماعت اہلحدیث داتا نگر ٹاؤن لاہور

(0320-8228788

اصلاحِ معاشرہ

احسان الحق شاہ، لاہور

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے فرمایا: أَنْ تُمِيطَ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ "راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا صدقہ ہے۔" جو مالی صدقہ نہیں کرسکتا وہ یہ صدقہ تو کرسکتا ہے۔ راستے میں رکیک گفتگو سے پرہیز بھی ضروری ہے۔

ہمسائے کے حقوق:

اسلام ہمسائیگی کا خاص خیال رکھنے کی تلقین کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ ہمسائے کے حقوق کے بارے میں مجھے اس حد تک ہدایات دی گئیں کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا شاید اللہ تعالیٰ ہمسائے کو وراثت میں حصہ دار ہی نہ بنا دے۔ آپ ﷺ اپنی ازواجِ مطہرات کو نصیحت فرماتے کہ جب سالن بناؤ تو اس میں پانی ڈال کر شوربا زیادہ کرکے ہمسائے کو اس میں شریک کرلیا کرو۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا اے اللہ کے رسول! ہمسائے تو کئی طرح کے ہوتے ہیں پھر ہم کس کو ترجیح دیں؟ آپ ﷺ فرمایا: "جس کا دروازہ تمھارے گھر کے دروازے سے قریب تر ہو۔" اسی طرح ایک اور حدیث نبوی ﷺ ہے: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ "جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے مہمان کی عزت کرنی چاہیے۔"

ایک مرتبہ نبی پاک ﷺ کے سامنے ایک عورت کا ذکر کیا گیا اور کہا گیا کہ وہ تو جنتی عورت ہے، اس لیے کہ وہ بڑی عبادت گزار ہے۔ نماز روزے کی پابندی کے ساتھ صدقات وخیرات میں بھی پیش پیش رہتی ہے۔ یہ سن کر نبی اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا: اس کے پڑوسیوں کی اسکے بارے میں کیا رائے ہے؟ جواب ملا وہ زبان دراز ہے، اس لیے اسکے پڑوسی اس سے خوش نہیں ہیں تو امام کائنات ﷺ نے فرمایا: وہ دوزخ میں جائے گی۔

اس کے برعکس ایک ایسی عورت کا ذکر کیا گیا جو محض فرائض کی پابندی کرنے والی تھی مگر اس کے ہمسائے اس سے خوش تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عورت جنتی ہے۔

بچوں سے شفقت:

بچے مستقبل کے معمار ہوتے ہیں۔ اگر ان کی صحیح تربیت کی جائے تو وہ ملک وملت کا نام روشن کرنے میں اہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔ اس لیے ان ننھے منھے پھولوں کو پیار کی ضرورت ہوتی ہے لیکن ہم دوسروں کے بچوں کو تو کجا اپنے بچوں سے پیار کرنا بھی عار سمجھتے ہیں۔

ایک روز سیدنا امام حسنؓ نبی ﷺ سے لپٹ رہے تھے اور آپ انھیں پیار کررہے تھے۔ ایک شخص دیکھ کر بولا میرے دس بچے ہیں لیکن میں نے کبھی کسی کو پیار نہیں کیا۔ یہ سن کر آفتاب رسالت نے فرمایا: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ "جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔"

آپ ﷺ کو بچوں سے بہت پیار تھا۔ آپ ﷺ بچوں کو بھی سلام کرنے میں پہل فرمایا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ عید کے دن آپ ﷺ کا ایک ایسی جگہ سے گزر ہوا جہاں بچے کھیل رہے تھے۔ آپ ﷺ کی نظر ایک ایسی بچی پر پڑی جو الگ تھلگ بیٹھی آنسو بہا رہی تھی۔ آپ ﷺ نے وجہ پوچھی تو وہ بولی کہ میرا باپ فوت ہوچکا ہے، ہمارے پاس کھانے اور پینے کے لیے کوئی چیز نہیں کیونکہ ہمارا کمانے والا کوئی بھی نہیں، ورنہ میرے کپڑے بھی ان بچوں کی طرح ہوتے۔ یہ سن کر آپ ﷺ کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں اور فرمایا: آؤ میرے ساتھ چلو، آپ اسے گھر لے گئے، کھانا کھلایا اور کپڑے بھی لے کر دیے اور فرمایا: آج سے تم میری بیٹی ہو۔

بڑوں کی عزت:

جہاں آپ ﷺ نے بچوں سے شفقت کا درس دیا وہاں بڑوں کی عزت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَا يَعْرِفْ حَقَّ كَبِيْرِنَا فَلَيْسَ مِنَّا '' آپ ﷺ نے فرمایا: '' جو بچوں پر شفقت نہیں کرتا اور بڑوں کی عزت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔''

محفل کے آداب:

قرآن مجید میں ہے: اذا قيل لكم تفسحوا فافسحوا يفسح الله لكم '' جب تمہیں کہا جائے کہ جگہ بناؤ تو جگہ بنایا کرو، اللہ تمہارے لیے کشادگی پیدا فرمائے گا، اسی طرح دوسرے بھائی کو بات کرنے کا موقع دینا، کسی کی بات درمیان سے نہ کاٹنا، رکیک گفتگو سے پرہیز کرنا، اچھی اور خیر خواہی کی باتیں کرنا اعلیٰ اخلاق کی علامات ہیں۔

اسی طرح امام کائنات ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: کوئی شخص لہسن، پیاز اور کوئی ایسی چیز کھا کر مسجد میں نہ آئے جس سے نمازیوں کو تکلیف ہوتی ہو۔ آپ ﷺ نے مزید فرمایا: مساجد میں فرشتے بھی ہوتے ہیں اور جن چیزوں کی بو انسانوں پر ناگوار گزرتی ہے وہ فرشتوں پر بھی ناگوار گزرتی ہے لہٰذا محفل بیٹھ کر بار بار تھوکنا، سگریٹ نوشی کرنا، نسوار یا بیڑی کا استعمال بھی باعث ملامت و گناہ ہے۔

میل جول اور ملاقات کے آداب:

بحیثیت مسلمان ہر انسان کا فرض بنتا ہے کہ جب بھی اپنے کسی مسلمان بھائی سے ملاقات کرے تو سلام میں پہل کرنے کی کوشش کرے، اس کا ایک فائدہ یہ ہوگا کہ دوسرے کے دل میں آپ کی عزت بڑھے گی۔ دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ جب آپ اس کو سلام میں پہل کریں گے تو وہ اخلاقاً آپ کو اس سے بہتر جواب دینے کا پابند ہوگا، یوں آپ زیادہ دعاؤں کے مستحق ٹھہریں گے۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ کا اسوۂ حسنہ بھی یہی تھا کہ جب آپ کسی پاس تشریف لے جاتے تو دروازے پر کھڑے ہو کر تین مرتبہ السلام علیکم کہتے اگر اندر سے کوئی جواب نہ آتا تو واپس تشریف لے جاتے۔

بیمار پرسی اور تعزیت کرنا:

اسلام انسانی ہمدردی کا درس دیتا ہے۔ صحت اور بیماری کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ہر کلمہ گو انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے ارادۂ خیر خواہی کے پیش نظر اپنے بھائی کی خبر گیری کرے اور اگر وہ بیمار ہے تو اس کی بیمار پرسی کرے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: عودوا المريض ''مریضوں کی عیادت کیا کرو۔'' آپ ﷺ جب کبھی کسی کو باجماعت نماز میں غیر حاضر پاتے تو اس کے بارے میں دریافت فرماتے، اگر وہ بیمار ہوتا تو اس کے پاس تشریف لے جاتے اور اظہار ہمدردی فرماتے۔

اس سلسلے میں آپ ﷺ اپنے پرائے کی پرواہ نہیں فرمایا کرتے تھے۔ ایک غیر مسلم عورت آپ ﷺ پر کوڑا پھینکا کرتی تھی لیکن اچانک اس نے کچھ دن آپ پر کوڑا نہ پھینکا تو آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا کہ کیا بات ہے آج کل مجھ پر کوڑا پھینکنے والی عورت نظر نہیں آتی؟ صحابہ کرامؓ نے بتایا کہ وہ بیمار ہے، یہ سن کر سرورِ کائنات اس کی تیمارداری کے لیے اس کے گھر تشریف لے گئے اور اس کی خیریت دریافت فرمائی۔

حدیث میں آتا ہے: ایک کالے رنگ کی عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ ایک روز آپ نے اسے غائب پایا تو اس کے بارے میں دریافت کیا تو صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ وہ تو کل انتقال کر گئی تھی۔ رات کو ہی اس کی تجہیز و تکفین کر دی گئی تھی، ہم نے رات گئے آپ (ﷺ) کو تکلیف دینا مناسب نہ سمجھا۔ یہ سن کر آپ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا: مجھے اس کی قبر پر لے چلو۔ صحابہ کرامؓ آپ ﷺ کو اس عورت کی قبر پر لے گئے۔ آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا فرمائی۔

کنکر پھینکنے اور کسی کے گھر جھانکنے کی ممانعت:

حضور ﷺ نے ہوا میں کنکریاں پھینکنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ اس طرح کسی کی آنکھ پھوٹ سکتی ہے۔ آپ ﷺ نے کسی کے گھر میں جھانکنے سے سختی کے ساتھ منع کیا ہے اور فرمایا: اگر کوئی کسی کے گھر میں جھانکے اور گھر والے کوئی چیز مار کر اس کی آنکھ پھوڑ دیں تو ان پر کوئی قصاص نہیں۔ (جاری ہے)

مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن سیکولر ہیں

سیکولر جتنی نفرت مسلمانوں سے کرتے ہیں اس کا انکار کوئی عقل کا اندھا ہی کرسکتا ہے۔ جہاں شک ہو کہ مسلمان زندگی میں ان کے ٹھونسے ہوئے نظاموں کی جگہ پر اسلام لانا چاہتے ہیں یہ وہاں پہنچ کر ان پر حملہ آور ہوجاتے ہیں۔ حال ہی میں اسلام پسند ہزاروں نہتے مصری مسلمانوں کا سیکولروں کے ہاتھوں وحشیانہ قتل عام اس کی زندہ مثال ہے۔

سیکولر لوگوں کو دنیا کے کسی مذہب سے کوئی تکلیف نہیں۔ اگر انھیں کچھ چبھتا ہے تو وہ صرف اسلام ہے اور اگر ان سے کوئی برداشت نہیں ہوتا تو وہ مسلمان ہے۔ تکلیف یہ ہے کہ ہر مذہب سیکولرزم کے اندر فٹ ہو گیا ہے لیکن اسلام ان کے گلے میں ہڈی بن کر پھنس گیا ہے۔

سیکولر طبقہ جانتا ہے کہ اسلام اور سیکولرزم ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ جب بھی وہ ہمارے اندر آزادی کے نام پر فحاشی اور بدکاری کو عام کرنا چاہتے ہیں تو مسلمان رکاوٹ بن جاتے ہیں۔ پھر وہ چاہتے ہیں کہ رائے کی آزادی کا احترام کیا جائے لیکن ہم اپنے آقا حضرت محمد ﷺ کی حرمت کے سامنے اسے جوتے کی نوک پر رکھتے ہیں۔ اسی طرح کافر مغرب کی من پسند آزادیوں کا غلیظ پول کھلنے پر مسلمان بار بار سیکولروں سے ٹکراتے رہتے ہیں۔

ایسے حالات میں کچھ عجب نہیں کہ سیکولروں کا سب سے بڑا خوف اسلام ہے اور وہ ہمارے اندر اسلام کی جگہ سیکولر سوچ کو عام کرنے پر لگے ہوئے ہیں۔ اس مقصد کے لیے وہ مسلمانوں کے علاقوں میں سیکولر، دانشور، سماجی کارکن، این جی اوز اور سول سوسائٹی کے ناموں سے سرگرم ہیں ان میں سے کچھ تو سیکولرزم کو اسلام کے ساتھ ہم آہنگ بنا کر دکھاتے ہیں تاکہ مسلمانوں کے ذہنوں میں اصل اسلام کا تصور دھندلا جائے اور کچھ جھوٹی باتیں پھیلا کر مسلمانوں کا اسلام پر بھروسہ ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ اسلام کے ساتھ لوگوں کا تعلق کمزور ہوتے ہوتے آخر کار ختم ہو جائے اور مسلمان بھی دین کو دنیا سے یعنی عملی زندگی سے الگ کردیں۔

سیکولرزم کو اسلام کے ساتھ ہم آہنگ بنا کر دکھانا:

نہایت افسوس کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کا واضح کردہ دین ہمارے پاس ہوتے ہوئے بھی ہم نے سیکولر کافروں کے اس حربے کو کامیاب ہونے دیا۔ یہاں تک کہ مسلمانوں نے سیکولرزم کی کوکھ سے جنم لینے والی جمہوریت کے بارے میں بھی یہ گمان کرلیا کہ یہ اسلام کے مطابق ہے۔ لادین سیکولر یہ کہہ کر مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں کہ "اسلام میں جو شوریٰ کا حکم ہے وہ جمہوریت ہی تو ہے۔"

آپ ذرا ان سے پوچھیں کہ کیا اسلام میں مجلس شوریٰ کے پاس سود کو جائز کرنے کا اختیار ہے؟ مجلس شوریٰ ہی کیا، اسلام میں تو خلیفہ کے پاس بھی یہ اختیار نہیں ہوتا۔ جبکہ سیکولر کافروں کی گھڑی ہوئی جمہوریت میں پارلیمنٹ کے پاس یہی نہیں بلکہ اللہ کے ہر حرام کو حلال اور حلال کو حرام کرنے کا اختیار ہوتا ہے۔ ثبوت میں آپ اپنے ہاں سود کی شکل میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف 70 سال سے جاری جنگ ہی کو دیکھ لیں۔

اسلام کو ایسے ہمدردوں کی ضرورت نہیں جو سیکولرزم کے ساتھ ہم آہنگی کے بہانے اسلام کا حلیہ بگاڑ رہے ہیں۔ اسلام کو جمہوریت اور سول ریاست کے اندر فٹ کرنے والے ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اللہ کا دین ناقص تھا اور اس انتظار میں تھا کہ سیکولرزم آئے اور اس کی کمی کو پورا کرے۔ آمریتوں کے اکتائے ہوئے مسلمانو! آمریت کی طرح جمہوریت بھی آپ کا نجات دہندہ نہیں بلکہ یہ سیکولروں کا ہتھیار ہے جس کے ذریعے وہ مسلمانوں کی زندگی سے اسلام کو باہر نکال پھینکنا چاہتے ہیں۔ جمہوریت وہ

بہتر صدقہ یہ ہے کہ تو کسی بھوکے کو پیٹ بھر کر کھلائے (مشکوۃ)

دیوار ہے جس سے انھوں نے اب تک مسلمانوں کو خلافت سے روک رکھا ہے۔

جان لیجئے! سیکولرزم اسلام سے ملتی جلتی کوئی چیز نہیں بلکہ یہ دونوں اپنی بنیاد میں ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ سیکولرزم مغرب کی بنجر زمین سے اگا ہے جہاں مذہبی پیشواؤں کے ظلم اور فساد سے تنگ آکر لادین لوگوں نے سیکولر سوچ کو اپنایا اور کہا کہ اللہ اور اس کے دین کا دنیا اور ریاست سے کوئی واسطہ نہیں اور ہم ریاست اللہ کی مرضی سے نہیں بلکہ لوگوں کی مرضی سے چلائیں گے۔ ایسی کسی سوچ کا اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے دور کا بھی تعلق واسطہ نہیں کیونکہ اسلام دنیا کو دین سے الگ نہیں کرتا بلکہ اسلام تو دنیا کو دین کے تابع کرتا ہے یعنی ریاست کو دین کے تابع کرتا ہے۔

اسلام پر سے لوگوں کا اعتماد ختم کرنا:

اسی طرح سیکولر اسلام پر مسلمانوں کا اعتماد ختم کرنے کے لیے بھی حملہ آور ہوتے ہیں۔ اسلام کو گھسا پٹا اور معاذ اللہ ناکارہ ثابت کرنے کی کوشش میں سیکولر ہر حد پار کر جاتے ہیں۔ جیسے یہ کہتے ہیں کہ اسلام عورتوں سے انصاف نہیں کرتا جب وہ مرد کو چار شادیوں کی اجازت دیتا ہے اور جائیداد میں آدھا حصہ دیتا ہے۔ کسی دوسرے مذہب کو ماننے والی خاتون اگر اپنا جسم ڈھانپے تو سیکولر اسے عقیدے اور عمل کی آزادی کہتے ہیں لیکن اسلام کے لیے یہ اتنے تنگ نظر ہیں کہ پردے کو ترقی کے راستے کی رکاوٹ اور عورتوں پر جبر کہتے ہیں۔

آپ ان سے پوچھیں کہ جو کچھ یہ اپنے ملکوں میں عورتوں کے ساتھ کرتے ہیں کیا وہ انصاف ہے؟ آزادی کے نام پر عورتوں کو بکاؤ چیزوں کی طرح استعمال کرنا، کم عمر لڑکیوں کو حاملہ کرکے چھوڑ جانا تاکہ بعد میں وہ اکیلے ہی بچے پیدا کریں اور پھر انھیں پالنے کے لیے نوکریاں کریں، کیا یہ انصاف ہے؟ اور پھر لڑکیوں کا ایسے بچوں کو ضائع کر دینا یا کوڑے میں پھینک کر چلے جانا، کیا یہ انصاف ہے؟ اللہ اور اسکے رسول ﷺ کو ماننے والوں کی نظر میں تو یہ بہت بڑا ظلم ہے۔ البتہ سیکولر جو دین کو زندگی سے الگ کرکے ہر چیز فائدے کی نظر سے دیکھتے ہیں ان کی نظر میں یہ آزادی ہے اور یہی انصاف ہے۔

آپ نے ان کی اسلام سے نفرت کا مظاہرہ دیکھنا ہو تو کسی نیوز چینل کے ٹاک شو میں دیکھیں۔ آپ یہ دیکھیں کہ یہ کس طرح منہ سے جھاگ اڑاتے ہوئے اسلام پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ یہ کچھ اصلی اور کچھ جعلی علماء کو میڈیا پر لا کر انھیں آپس میں لڑاتے، شرانگیز سوالوں کے ذریعے انھیں مذاق کا نشانہ بناتے، ذلیل کرتے اور گھٹیا بنا کر دکھاتے ہیں۔

مخلص علماء مجبور رہے ہوتے ہیں کہ انھوں نے اپنا موقف پیش کر دیا ہے جبکہ پروگرام کا سیکولر میزبان اسلام پر وار کر چکا ہوتا ہے۔ ان کا ایسے تماشے عوام کو دکھانے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جن لوگوں میں تھوڑا بہت اللہ کا ڈر باقی ہے انھیں بھی اس بہانے اسلام پر تیر برسانے کے کام کی ترغیب دی جائے۔ زوال یافتہ معاشرے میں سے سیکولروں کو ایسے جاہل کافی تعداد میں مل جاتے ہیں جنھیں استعمال کرکے میڈیا لوگوں کو اسلام سے خوفزدہ اور متنفر کرنے کے لیے اسلام کو وحشیانہ بنا کر دکھاتا ہے۔ یہ سب ان سیکولروں کے ہتھکنڈے ہیں جن کے ذریعے وہ اسلام سے مسلمانوں کا اعتماد ختم کرنے پر کام کر رہے ہیں تاکہ مسلمان بھی ان کی طرح آخرکار دین کو دنیا اور ریاست سے الگ تسلیم کر لیں۔ جب سیکولر بھرپور نفرت کے ساتھ اسلام اور مسلمانوں پر حملہ کرتے ہیں تو بعض مسلمان معذرت خواہانہ رویہ اختیار کر لیتے ہیں۔ ان کے دل میں تو اسلام کی محبت ہوتی ہے لیکن وہ سیکولروں کے اسلام پر فرقہ پرستی اور دہشتگردی کے جھوٹے الزام کی وجہ سے اسلام کے ساتھ اپنے تعلق پر شرمندہ سے ہوتے ہیں۔

اُمت مسلمہ کو یہ بالکل زیب نہیں دیتا کہ وہ دین پر شرمندہ ہوں جو ہمیں اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے۔ اس رب سے بہتر کون بتا سکتا ہے کہ حکومت کیسے چلائی ہے اور معیشت کیسے سنبھالنی ہے؟ ان سیکولروں کو ڈر بھی یہی ہے کہ کہیں دولت کی تقسیم پر اسلام لاگو ہو گیا تو ان کی بڑی بڑی کمپنیوں کا کاروبار ٹھپ ہو جائے گا جو انسانوں کا خون چوس کر پھیلتی ہیں۔ ان سرمایہ دار کمپنیوں کی خواہش ہے کہ اللہ کے سچے دین کو دنیا سے الگ رکھا جائے تاکہ ان کا ظلم جاری رہے۔ (بقیہ:8)

دنیا امریکہ سے نفرت کیوں کرتی ہے؟

طاہر علی صارم، متعلم جامعہ اہل حدیث لاہور

آج سے چند سال پیچھے چلے جائیں تو دنیا بائی پولر تھی پھر وہ وقت آیا کہ جب دنیا یونی پولر ہوگئی اور امریکہ دنیا کی واحد سپر پاور بن گیا۔ جہاد افغانستان کا ہمیں ایک نقصان یہ ہوا کہ اس نے امریکہ کو سفید دنیا کا مالک بنا دیا۔ امریکہ جو کہ سپر پاور تھی اس نے طاقت کے نشے اور گھمنڈ میں اسلامی ممالک کو ہی تہس نہس کرنا شروع کر دیا۔ افغانستان میں طالبان کی حکومت معرض وجود میں آئی تو ان امن کے ٹھیکیداروں کو یہ ایک آنکھ نہ بھائی، لہٰذا ورلڈ ٹریڈ سینٹر کا ڈرامہ گھڑ کر امریکہ زخمی شیر کی طرح مسلم ممالک پر چڑھ دوڑا۔ اپنی افواج اور بہترین اسلحہ و ٹیکنالوجی لے کر افغانستان آ گھسا۔ اس کو اپنی افواج، طاقت اور ٹیکنالوجی پر بڑا ناز تھا لہٰذا طاقت کے غرور میں افغانستان کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ کلسٹر اور فاسفورس بموں سے انھوں معصوم بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کی ہڈیوں کا سرمہ بنا دیا۔

بقول ان کے کہ اسامہ بن لادن کو ہم نے شہید کر دیا ہے۔ اس لحاظ سے اب تو آپ کے پاس افغانستان میں ٹھہرنے کا کوئی جواز ہی نہیں رہا مگر اب بھی اس کا دل یہاں سے جانے کو نہیں چاہ رہا کیونکہ افغانستان کے پہاڑوں میں ایک ایسی بوٹی ہے جسے ''لیتھم'' کہتے ہیں جو لیپ ٹاپ اور موبائل فونز وغیرہ کی بیٹریوں میں استعمال ہوتی ہے اور یہ اتنی مہنگی ہے کہ عربوں کا تیل بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ امریکہ یہاں سے یہ بوٹی چرا کر لے جا رہا ہے، پھر بھی امریکی بڑی نادانی سے پوچھتے ہیں ''لوگ امریکہ سے نفرت کیوں کرتے ہیں؟''

اس خونخوار بھیڑیے کا یہ کھیل یہاں بھی رک جاتا تو پھر بھی قابل برداشت تھا لیکن اگر کسی کے پاس طاقت ہو تو وہ اس کو کہاں چین سے بیٹھنے دیتی ہے لہٰذا امریکہ نے عراق پر حملہ کرنے اور تیل کے کنوؤں پر قبضہ کرنے کے لیے پھر ایک بہانہ گھڑا اور کہا کہ عراق کے پاس تو کیمیائی ہتھیار ہیں جو عالم دنیا کے لیے خطرے کی گھنٹی ہے۔

پس پردہ حقائق کی تکمیل کے لیے اس نے دنیا کو ہمنوا اور ہم آواز بنا کر عراق پر چڑھائی کر دی اور یہاں پر بھی معصوم کلیاں مسل ڈالیں، بوڑھوں کا قتل عام ہوا، عورتوں کی عصمتوں کو پامال کیا گیا۔ تقریباً 10 لاکھ کے قریب عراقی شہید کیے گئے۔ بغداد و کوفہ کے گلی کوچے خون مسلم سے رنگین کیے گئے۔ وہاں پر موجود سنی مسلمانوں کی حکومت ختم کر کے شیعوں کے ہاتھ دے کر خانہ جنگی شروع کروادی۔ پھر بھی امریکی پوچھتے ہیں کہ ''دنیا امریکہ سے نفرت کیوں کرتی ہے؟''

عرب دنیا کے اندر ظالم حکمرانوں اور آمروں کے خلاف انقلاب بہار کی فضا چلی۔ ہزاروں مسلمانوں نے اس تحریک میں اپنا خون بہایا اور ان آمروں کے تختہ اقتدار کو الٹ دیا۔ مصر کے اندر اخوانیوں نے اس تحریک میں اپنا خون بہایا۔ ان کی قربانیاں رنگ لائیں اور پھر حسنی مبارک ظالم کی حکومت کا خاتمہ ہوگیا۔ الیکشن ہوا تو اخوانی اقتدار میں آئے اور محمد مرسی صدر بنے۔ انھوں نے آتے ہی غزہ کی پٹی میں بنائی گئی دیوار کو فوراً ہٹایا، تاکہ غزہ کے مسلمانوں تک سامان خورد و نوش پہنچایا جائے، اس کے علاوہ آئین میں جو غیر اسلامی شقیں تھیں ان کو ختم کرنے کی کوششیں کیں اس کے علاوہ مزید چند اچھے اقدام کی وجہ سے تقریباً ایک سال بھی ان کی حکومت نہیں چلنے دی اور جمہوریت کی بساط لپیٹ دی گئی، امن کے ٹھیکیداروں نے وہاں پھر مارشل لاء لگا دیا، پھر بھی امریکی بڑی معصومیت سے پوچھتے ہیں کہ ''دنیا امریکہ سے نفرت کیوں کرتی ہے؟''

شام کے اندر آج بھی خون کی ہولی کھیلی جا رہی ہے۔ ان کے نزدیک مسلمانوں کا خون پانی سے بھی ارزاں ہے اور یہاں پر بھی شیعہ سنی فسادات کروا کر خانہ جنگی کروا کر خون مسلم کو پانی کی طرح بہایا جا رہا ہے۔ اقوام متحدہ خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے، پھر بھی امریکی پوچھتے ہیں کہ ''دنیا امریکہ سے نفرت کیوں کرتی ہے؟'' سوڈان کے ایک حصے میں یورش پیدا ہوئی۔ عیسائیوں نے کہا کہ ہمیں علیحدہ سے ملک چاہیے لہٰذا اقوام متحدہ نے بہت تھوڑے عرصے میں مشرقی اور مغربی سوڈان بنا دیا لیکن کشمیر جس کو 67 سال ہو گئے ہیں۔ (بقیہ ص:5)

صبر اور سخاوت افضل ایمان ہے (بخاری)

قائدین جماعت اہلحدیث کی پل کلروالی ضلع مظفرگڑھ میں آمد

وقار عظیم بھٹی میر محمدی

قاری فیاض احمد مدرس جامعہ اہلحدیث لاہور جو کہ پل کلروالی ضلع مظفرگڑھ کے رہائشی ہیں۔ قاری صاحب ماشاءاللہ بڑے مہمان نواز ہیں، وقتاً فوقتاً جامعہ کے اساتذہ اور طلباء کو اپنے گھر مدعو کرتے رہتے ہیں۔ آموں کا موسم ہو اور قاری صاحب کے احباب ان کے دسترخوان سے محروم رہیں یہ ناممکن ہے۔ اس بار قاری صاحب نے دعوت کو ایک عظیم الشان فقید المثال "اصلاح معاشرہ" کانفرنس کی شکل دے دی۔ اس کانفرنس کی اشتہارات اور بینرز کے ذریعے علاقہ بھر میں خوب تشہیر کی گئی اور قائدین جماعت کو مدعو کیا گیا۔

مظفرگڑھ اور قرب وجوار کے علاقہ میں یہ ریت سالوں سے چلی آرہی ہے کہ وہاں کے مقامی باشندے ورہائشی لوگ اپنے کاروباری اوقات یعنی دن کے اوقات میں کاروبار پر دعوتی وتبلیغی پروگراموں کو ترجیح دے کر جوق در جوق اور گروہ در گروہ جمع ہوکر قرآن وسنت کی محفلوں کو رونق بخشتے ہیں۔ بلاشبہ اس کانفرنس جس کا آغاز تقریباً 9 بجے ہوا اور اختتام قبل از ظہر ہوا۔ اس میں سینکڑوں لوگوں نے شرکت کر کے علمائے کرام کے خطابات اور مواعظ حسنہ کو دلجمعی سے سنا۔

جامعہ اہلحدیث کے کچھ اساتذہ اور طلباء دو روز قبل ہی پل کلروالی پہنچ چکے تھے، ادھر قائدین جماعت اہلحدیث کا قافلہ مفسر قرآن مناظر اسلام حافظ عبدالوہاب روپڑی ناظم الامور السیاسیہ جماعت اہلحدیث پاکستان کی قیادت میں ملتان سے تبلیغی واصلاحی پروگرام سے فارغ ہوکر عازم پل کلر والی ہوا۔ وفد میں شامل دیگر علماء میں پروفیسر میاں عبدالمجید، حافظ عبدالوحید شاہد روپڑی، مولانا جابر حسین، حافظ امتیاز احمد تھے۔

روہیلانوالی بائی پاس پر مقامی علماء، سیاستدان، زمینداران اور معززین علاقہ نے قائدین کا استقبال کیا۔ جلوس میں متعدد موٹر سائیکلیں اور کاریں بھی شامل تھیں، قائدین کے پہنچنے پر پرجوش نعروں سے ان کا استقبال کیا گیا۔ شدید گرمی کے موسم میں کثیر تعداد لوگوں نے گھنٹوں اپنے قائدین کا انتظار کیا۔

جلسہ گاہ پہنچنے پر قائدین کا شاندار استقبال کیا گیا جس پر قائدین نے خوشی کا اظہار کیا۔ استقبالیہ جلوس میں شامل افراد نے پرچموں کو تھاما ہوا تھا اور قائدین ان کے جلو میں سفر کررہے تھے۔ جب جلسہ گاہ پہنچے تو وہاں پر اتنی شدید گرمی کے باوجود پنڈال میں سینکڑوں افراد کا جم غفیر دیکھ کر قائدین خوشگوار حیرت میں ڈوب گئے۔ پنڈال کو خوبصورت بینروں کے علاوہ جہازی سائز رنگین اشتہارات سے مزین کیا گیا تھا۔ قائدین باربار قاری صاحب سے استفسار کررہے تھے کہ گرمی کے اس شدید موسم میں اتنا انبوہ کثیر کیسے جمع کرلیا؟

الحمدللہ علاقہ بھر کے تمام سیاستدان اور مولانا عبدالمالک سابق ضلعی امیر شیخ الحدیث حافظ عبدالکریم، جناب ڈاکٹر محمد خالد، میاں محمد الطاف، معروف سماجی وسیاسی رہنما قاری الطاف الرحمن فاروقی، مولانا عبداللطیف آف شارجہ، مولانا عبدالباسط آف شارجہ، قاری فداءالرحمن میاں طارق ستار، ماسٹر عبدالستار، میاں عبدالرحمن، میاں عبدالغفور نمبردار ولد حاجی ہاشم محمود نمبردار، مولانا خالد گنگن پوری، محمد طارق کتاب گھر والے سمیت متعدد زعماء علمائے کرام اسٹیج پر تشریف فرما تھے۔

پروگرام کا آغاز قاری محمد جاوید عاصم مدرس جامعہ اہلحدیث کی تلاوت سے کیا گیا۔ اس کے بعد سٹیج سیکرٹری قاری محمد ابراہیم سلفی نے قائدین جماعت کو خوش آمدید کہتے ہوئے خطابات کا سلسلہ شروع کیا۔ سب سے پہلے قاری عبدالباسط جو کہ شارجہ سے تشریف لائے تھے اپنی خوش الحانی سے حاضرین سے بہت داد وصول کی۔

پروفیسر میاں عبدالمجید ناظم اعلیٰ جماعت اہل حدیث پاکستان نے جماعت کا تعارف کروایا اور جماعتی زندگی کے فوائد اور اس کی حقیقت سے حاضرین کو خوب آگاہ کیا۔ انھوں نے جماعت اہل حدیث کے اکابرین کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا ہمارے اسلاف اور اکابرین پاکستان کے کونے کونے میں کتاب وسنت کی ترویج واشاعت کے لیے پہنچے۔ اس علاقہ میں سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی رحمۃ اللہ علیہ اور ان

کے رفقاء کی مسلکی اشاعت وترویج کے حوالہ سے خدمات کا تذکرہ بھی کیا۔

چند ماہ قبل جماعت اہل حدیث کے موجودہ سرپرست اعلیٰ اور روپڑی خاندان کے عظیم چشم وچراغ حافظ عبدالوحید روپڑی حفظہ اللہ کا تبلیغی دورہ جس میں پل کلروالی میں اجتماعی خطبہ جمعۃ المبارک کا انعقاد کیا گیا اس فقید المثال خطبہ جمعہ میں علاقہ کی ممتاز سیاسی، مذہبی وسماجی شخصیات نے بھرپور شرکت کرکے ان کے خطاب کے علمی نکات اور تاریخی واقعات سن کر اعتراف کیا تھا کہ روپڑی خاندان کا اپنا ہی طرۂ امتیاز ہے جیسا کہ کسی کہنے والے نے کہا تھا۔

تقریر بھی تحریر بھی انداز بیاں بھی
معلوم یہ ہوتا تھا کہ وہ روپڑی ہوگا

آج جماعت اہل حدیث کے ناظم الامور السیاسیہ کا یہاں تشریف لانا بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔

مولانا جابر حسین مدیر مرکز نداء الاسلام ریناله خورد نے اپنے خطاب میں عظیم الشان کانفرنس کے انعقاد پر برادرم قاری فیاض احمد اور ان کے رفقاء کو مبارکباد دی اور کہا کہ انسانی تخلیق کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ دنیا میں رہتے ہوئے انسان کاروباری طور پر، سیاسی طور پر یا معاشی طور پر جتنی مرضی ترقی کی منازل طے کرلے اور اعلیٰ مقام پالے مگر جب تک عبادت الٰہی جو کہ اس کی تخلیق کا مقصد ہے پورا نہیں ہوگا انسان حقیقی کامیابی وکامرانی سے ہمکنار نہیں ہوسکتا۔ جب مالک ارض وسماء نے ہمیں ایک مقصد اور ہدف دے کر دنیا میں بھیجا ہے اگر اس کو پورا نہ کیا تو کل قیامت کے روز کس منہ سے اپنے رب کے سامنے کھڑے ہوں گے؟

اس کے بعد منتظم کانفرنس قاری فیاض احمد نے حافظ عبدالوہاب روپڑی اور جامعہ اہلحدیث کا تعارف ایسے موثر لہجے میں کروایا اور خاندان روپڑیہ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اپنی عقیدت کا بھی اظہار کیا۔ انھوں نے کہا کہ میں نے ابتدائی عمر میں پہلے قاری عبدالرحیم کلیم کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا، اس کے بعد جامعہ اہلحدیث لاہور میں داخلہ لیا۔ یوں میری تعلیم کے ساتھ تربیت بھی ان بزرگوں کے ہاتھوں میں ہوئی ہے، ان کا پُراثر خطاب حاضرین پر وجد کی کیفیت طاری کررہا تھا۔ وہ فرمارہے تھے کہ روپڑی خاندان کی تبلیغی خدمات تو پورے ملک میں مسلم ہیں۔ تعلیمی میدان میں دیکھیں کہ کلروالی کے دور دراز علاقے میں اگر کوئی طالب علم اپنی تعلیم کے لیے کسی درسگاہ کا انتخاب کرتا ہے تو اس کی نظر جامعہ اہلحدیث پر پڑتی تھی۔ یوں روپڑی خاندان پورے ملک میں مسلکی طور پر تبلیغی اور تعلیمی میدان میں سب سے نمایاں ہے۔

مناظر اسلام حافظ عبدالوہاب روپڑی نے تربیت اولاد یعنی والدین کے ذمہ اولاد کے حقوق کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہر انسان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی اولاد کے حصول کے لیے نیک بیوی کا انتخاب کرے کیونکہ اگر ماں توحید وسنت کی پابند ہوگی تو اس کی گود میں پرورش پانے والی اولاد بھی توحید پرست ہوگی لیکن اس کے برعکس اگر والدہ کا ہی عقیدہ ٹھیک نہ ہوا تو اس کی گود میں پرورش پانے والا بچہ بھی توحید پرست نہیں ہوتا۔ ہمارے اکثر علمائے کرام حقوق والدین یا تربیت اولاد پر خطاب کرتے ہیں لیکن حقوق اولاد کے حوالہ سے ان کے بیان کردہ نکات کو سن کر لوگ ورطہ حیرت میں ڈوب گئے اور عش عش کر اٹھے اور خوب داد وتحسین کے ڈونگرے برسائے اور نعرے بھی لگائے۔

ان کے بعد خطیب دلنشین قاری عبدالرحیم کلیم نے اپنے مخصوص انداز میں شاندار خطاب کیا۔ انھوں نے الدین یسر کو موضوع سخن بنایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آسانی پیدا کرتا ہے اور دین میں آسانی رکھی گئی تنگی و مشکلات پیدا نہیں کی گئی بلکہ انسان کی ہدایت ورہنمائی کے لیے ایسے عام فہم اصول وضوابط مقرر فرمائے ہیں جن پر انسان بآسانی عمل پیرا ہوسکتا ہے انھوں نے اس حوالہ سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل ؓ کو جب یمن کی طرف تبلیغی مشن کے لیے روانہ کرتے ہوئے فرمایا تھا: یسروا ولا تعسروا وبشروا ولا تنفروا احادیث نبوی سے پتا چلا کہ دین آسان ہے اور اس پر عمل کرنا بھی انتہائی آسان ہے

آخر میں قاری عبدالرحیم کلیم نے بڑے رقت آمیز لہجے میں دعا فرمائی۔ بالخصوص قاری صاحب کی ہمشیرہ محترمہ کے لیے جن کا حال ہی میں انتقال ہوا تھا، ان کی مغفرت اور بیٹی کی وفات کے سبب والدہ کی خرابی صحت پر ان کی صحت یابی کے لیے دعا فرمائی۔ اسکے بعد حاضرین اور علمائے کرام کو پرتکلف ظہرانہ دیا گیا اور قاری صاحب کی طرف سے قائدین کو آموں کی پیٹیاں بطور تحفہ پیش کی گئیں اور تقریباً 3 بجے کے قریب قائدین واپس لاہور کے لیے روانہ ہوگئے۔

□□□

جماعتی خبریں

پریس ریلیز

طاہر القادری اور عمران خان لانگ مارچ کی بری طرح ناکامی کے بعد محفوظ راستہ ڈھونڈنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ''میں نہ مانوں'' کی رٹ لگانے والے اور اسلام کے نام پر اکٹھا کیے جانے والا چندہ سیاست میں استعمال کرنے والے اللہ کے عذاب سے ڈریں۔ ان خیالات کا اظہار امیر جماعت اہل حدیث پاکستان شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی نے خطبہ جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ جماعتی ذمہ داران کے وفد سے ملاقات کے دوران گفتگو کرتے وقت انھوں نے کہا کہ ''جھگڑا مارچ اور انقلابی ریوڑ'' کی حرکات وسکنات اس بات کا کھلا ثبوت ہیں کہ وہ ایک ہی ایجنڈے کی تکمیل کے لیے کوشاں ہیں کیونکہ شرپسند عناصر کو پاکستان کی خوشحالی اور ترقی کسی بھی صورت ہضم نہیں ہو رہی۔ یہی وجہ ہے کہ ڈالرز کے پجاری بے بنیاد ایجنڈے اور غیر آئینی مطالبات لیے پورے ملک کے نظام کو تباہ و برباد کرنے پر تلے ہیں۔

وگرنہ یہ بتایا جائے کہ کیا آمر پرویز مشرف یا اس کے بعد روٹی کپڑا اور مکان کے جھانسے میں ڈال کر دونوں ہاتھوں سے لوٹنے والی حکومت کے دور میں نیا پاکستان بنانے کی ضرورت کیوں پیش نہیں آئی۔ تب انقلابی نعروں اور تبدیلی کا واویلا کرنے والے کہاں تھے۔ انھوں نے عوام الناس سے اپیل کی کہ عوام مفاد پرستی کی سیاست کرنے والے امریکی ایجنٹوں کا آلہ کار نہ بنیں۔ پرائے بچوں کو اپنے مفاد کے لیے استعمال کرنا سیاستدانوں اور حکمرانوں کے لیے معمول کی بات ہے، کبھی بھی ان کے اپنے بچے کسی تحریک یا جلسے جلوسوں کا حصہ نہیں بنتے۔ معصوم بچوں اور طالب علموں کو ان کی زندگی کے اصل مقاصد سے ہٹا کر اسلام آباد کی سڑکوں پہ بندی بنانے والے آئندہ نسل اور پاکستان کے مستقبل کے دشمن ہیں۔

انھوں نے پاکستان اور پاکستان کے عوام کی بہتری اور خوشحالی کے لیے اسلامی نظام کے نفاذ کو وقت کی اہم ترین ضرورت قرار دیا اور کہا کہ موجودہ حکمران تمام تر رکاوٹوں اور بحرانوں سے نجات حاصل کرنے کے لیے ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے اقدامات کریں۔

(منجانب: شعبہ نشر واشاعت جماعت اہل حدیث لاہور)

بین المذاہب کانفرنس میں مناظر اسلام حافظ عبدالوہاب روپڑی صاحب کا خطاب

گذشتہ دنوں اسلام آباد میں منعقد ہونے والی بین المذاہب کانفرنس کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے مناظر اسلام حافظ عبدالوہاب روپڑی ناظم الامور السیاسیہ جماعت اہل حدیث پاکستان نے کہا کہ اسرائیل کی فلسطین میں نہتے و بے گناہ مسلمان بچوں، عورتوں کے قتل، تباہی و بربادی کے مناظر دیکھ کر بھی عالمی برادری اور پوری دنیا کے حکمران اور اقوام متحدہ خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔ طاہر القادری اور عمران خان نے اپنی سیاست چمکانے کے لیے عوام کو سڑکوں پر لا کھڑا کیا ہے جبکہ بحیثیت مسلمان انھیں اپنے فلسطینی بھائیوں کی حتی الوسع مدد کرنی چاہیے تھی اور یہ وطن عزیز میں اختلاف و انتشار پھیلانے پر تلے ہوئے ہیں۔ ایسے نازک حالات میں ملک وطن عزیز کو باہمی اتحاد و اتفاق کی اشد ضرورت ہے جبکہ فلسطینی مظلوم مسلمان مسلم ممالک کی طرف حسرت نگاہ سے دیکھ رہے ہیں اور عالم اسلام خاموش تماشائی بنا ہوا ہے۔ تمام سیاسی و دینی جماعتوں کے قائدین کو چاہیے کہ وہ اپنے تمام تر اختلافات کو پس پشت ڈال کر وطن عزیز کے دشمنوں کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بن کر کھڑے ہوں، کیونکہ اسرائیل اور اس کے حواریوں کو لگام ڈالنے کے لیے عالم اسلام کا ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونا انتہائی ضروری ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ اگر مسلمان حکمران اور عوام دنیاوی پریشانیوں اور نت نئے فتنوں سے بچنا چاہتے ہیں تو انھیں قرآن وسنت کو اپنا نصب العین بنانا پڑے گا اور اپنے اندر انما المومنون اخوۃ کا جذبہ پیدا کرنا ہو گا۔ اسی جذبے کے تحت ہی ملک میں امن قائم ہو سکتا ہے، غریب و نادار لوگوں کو انصاف مل سکتا ہے، بادیگر صورت نہیں۔ انھوں نے عوام الناس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ تمھیں ملک میں انارکی پھیلانے والوں کے پیچھے لگ کر مغربی ایجنڈے کی تکمیل کے لیے اپنا خون نہیں بہانا چاہیے۔

(رپورٹ: وقار عظیم بھٹی)

ضرورت اُستاد

جامع مسجد توحیدیہ اہلحدیث محلہ کھرو مائی وزیر آباد کے شعبہ حفظ القرآن کے لیے ایسے قاری کی ضرورت ہے جو تدریس و امامت کے ساتھ ساتھ طلبہ کی سیرت وکردار پر خصوصی توجہ دے سکے۔ مکمل کوائف کے ساتھ رابطہ کریں۔ (منجانب: عبدالستار حامد 0300-6207801)

دعائے مغفرت

گذشتہ دنوں جماعت اہل حدیث کے سرگرم کارکن حاجی محمد علی کے والد محترم حاجی محمد منشاء آف جمال پور منڈی فیض آباد وقضائے الٰہی سے وفات پاگئے ہیں۔ اناللہ واناالیہ راجعون مرحوم خوش اخلاق، مہمان نواز نیک وصالح اور توحید پرست انسان تھے۔ انھوں نے اپنے گاؤں کے اندر ایسے نازک حالات میں اہلحدیث مسجد کی بنیاد رکھی جب وہاں اہلحدیث کا نام سننا لوگ گوارہ نہیں کرتے تھے۔ یہ مرحوم کی مسلکی محبت اور اسلام دوستی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ مرحوم نے اپنی اولاد کی تربیت بھی اسلامی سانچے میں کی، اسی محنت کا نتیجہ ہے کہ ان کے بیٹے ریاض الٰہی مدینہ یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہوکر دین حنیف کی خدمت کر رہے ہیں، یقیناً یہ مرحوم کے لیے صدقہ جاریہ ہے۔ مرحوم کی نماز جنازہ اُن کے آبائی گاؤں جمال پور میں مناظر اسلام حافظ عبدالوہاب روپڑی صاحب نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں اہل علاقہ نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ ادارہ مرحوم کے لواحقین حاجی محمد علی ودیگر کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین (ادارہ)

بقیہ: درس حدیث

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ زیادہ حق دار ہے کہ اس سے حیا کی جائے۔ سیدنا جابرؓ سے مروی ہے: كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلُولٍ يَقُولُ لِجَارِيَةٍ لَهُ اذْهَبِي فَابْغِينَا شَيْئًا فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا، وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ (النور:33) عبداللہ بن ابی بن سلول کی مسیکہ نامی لونڈی تھی وہ اسے بدکاری پر مجبور کرتا تھا مگر وہ ایک اچھی عورت تھی اس لیے وہ بدکاری سے انکار کردیتی تھی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل فرمائی ''اور تم اپنی لونڈیوں کو اگر وہ پاک دامن رہنا چاہتی ہیں تو تم انھیں دنیاوی زندگی کے فوائد تلاش کرنے کے لیے بدکاری پر مجبور نہ کرو اور جو ان کو مجبور کرے گا تو ان بے چاریوں کے مجبور کیے جانے کے بعد اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے'' یہاں اللہ تعالیٰ نے ''اگر وہ پاک رہنا چاہتی ہیں'' اس لیے فرمایا ہے کہ وہ اکثر وبیشتر پاک رہنا چاہتی تھیں۔ لیکن یہاں سے یہ مفہوم مراد نہیں لیا جا سکتا کہ اگر وہ پاک دامن نہ رہنا چاہیں تو پھر تم ان کو بدکاری پر مجبور کر سکتے ہو، کیونکہ اس دور میں بعض لوگوں نے اس برے فعل کو اپنا ذریعہ معاش بنایا ہوا تھا۔ شرم وحیا کی تمام حدیں عبور کرکے اپنے زیر اثر لوگوں کو اس برے فعل کے ارتکاب پر مجبور کرکے معاشرے کو مکدر بنانے کی ہر ممکن کوشش کرتے تھے تاکہ ان کے دنیاوی مفاد پر کوئی آنچ نہ آنے پائے۔

امام کائنات ﷺ نے ایسے مال کو حرام اور ناپاک قرار دیا ہے جیسا کہ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ. کتے کی قیمت ناپاک ہے، بدکار عورت کی کمائی ناپاک ہے اور پچھنے والے کی کمائی بھی ناپاک ہے۔ (مسلم کتاب المساقاة باب تحریم ثمن الکلب ج5 جز10 ص190 رقم الحدیث: 1568)

اسی طرح ایک اور مقام پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تین آدمیوں کا حق ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائے وہ مکاتب جو اپنی غلامی کی قیمت ادا کرنا چاہتا ہے، وہ نکاح کرنے والا جس کا ارادہ اس سے عفت اور پاکدامنی کا حصول ہو، اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا غازی۔'' (ترمذی ابواب فضائل الجهاد باب ماجاء فی المجاهد جز5 ص 277 رقم الحدیث: 1655)

قیام امن کے لیے انسان کا شرم وحیا کا پیکر اور اخلاق اور کردار کا مثالی ہونا انتہائی ضروری ہے۔ ظاہر ہے جب انسان اوصاف حمیدہ کا مجسمہ ہوگا تو اس کے گرد ونواح کے لوگ بھی اُس متاثر ہوکر اپنے اخلاق و کردار میں تبدیلی کی خواہاں ہوں گے لیکن اس کے برعکس ایسا انسان جو بداخلاق اور زانی ہے وہ معاشرے میں فساد تو برپا کرسکتا ہے قیام امن کا موجب نہیں ٹھہر سکتا۔ □□□

WEEKLY
TANZEEM AHL-E-HADITH
CPL-104
LAHORE

اور قرآن کو خوب ترتیل (تجوید) کے ساتھ پڑھو۔ (القرآن)

تم میں سے بہترین وہ ہیں جو قرآن سیکھتے اور سکھاتے ہیں۔ (الحدیث)

زیر اہتمام

جامعہ اہل حدیث چوک دالگراں لاہور کے

فضیلۃ الشیخ قاری ادریس العاصم حفظہ اللہ کی زیر نگرانی

عظیم خوشخبری

داخلہ برائے تجوید

حفظ سے فارغ ہونے والے طلباء کے لیے سنہری موقع

خصوصیات

۱ لہجات عرب کی خصوصی تربیت

۲ تجوید کے ساتھ 2 سالہ درس نظامی کا نصاب

۳ 2 سالہ وفاق المدارس کا نصاب

۴ جامعہ کی طرف سے تجوید کی سند

۵ وفاق المدارس سے الحاق شدہ

۶ مدینہ یونیورسٹی کے فاضل اساتذہ کی خدمات

۷ محنتی اور مشفق عملہ

۸ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کے لیے خصوصی انعامات

۹ ادارہ ہذا کا مدینہ یونیورسٹی سے باقاعدہ الحاق

۱۰ کورس کا دورانیہ 2 سال

شرائط داخلہ

① حافظ قرآن اور اردو پڑھ لکھ سکتا ہو

② داخلہ کے وقت ہر طالب علم اپنے سرپرست یا والد کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی ضرور ہمراہ لائے

حافظ عبدالغفار [illegible] جامعہ اہل حدیث چوک دالگراں لاہور

0345-7656730 [illegible]-7656730